ندوہ نمبر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ

بے شک خدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا۔ جب تک کہ وہ قوم اپنی حالت نہ بدلے

ندوہ نمبر

جلد ۱۶ — نمبر ۱۲ و ۱۳

الحکم

قادیان دار الامان

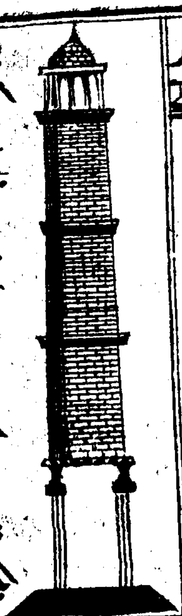
۲۸ مارچ و ۷ - اپریل ۱۹۱۲ء

ایڈیٹر

شیخ یعقوب علی تراب احمدی

شرح قیمت جو ہر حال میں پیشگی لی جائیگی

عوام سے	... ... صہ
خواص سے	... ... عہ/
ہندوستان سے باہر	... ... ۶/
غیر مذاہب اور غیر مستطیع احباب سے	... ... ۱۲/



[illegible]

چہ گویم با تو گر آئی جہادر قادیان بینی — دو بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

قادیان دار الامان کے کارخانہ انوار احمدیہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے شائع ہوتا ہے

مطبع انوار احمدیہ قادیان دار الامان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی مالک و ایڈیٹر و پبلشر چھپ کر شائع ہوا۔

ندوۃ العلماء کے نام ایک کھلا خط

ندوۃ کا اجلاس جب کلکتہ میں ہوا ہے تو ندوۃ العلماء کے ناظم معین منشی غلام حسین صاحب عارف کی کی طرف سے دعوتی اطلاع آنے پر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مایہ ناز اور واجب الاحترام ممبر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ نے ندوۃ کے نام ایک خط لکھا تھا جو اعلیٰ درجہ کے حقائق و معارف کا مجموعہ تھا۔ ندوۃ پر اس کے بعد دس سال گذرنے پر بھی میں اس خط کے مضامین کو ویسا ہی قابل قدر اور قابل غور یقین کرتا ہوں۔ اس لئے ندوۃ کمیٹی کو اسی خط سے شروع کرتا ہوں۔ اگر ندوۃ العلماء کے ممبر خدا کے لئے خشیت اللہ کو دل میں جگہ دیکر اسپر غور کرینگے۔ تو اس میں ان کے لئے بہت سی مفید باتیں ملینگی۔ ندوۃ العلماء کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ خدانخواستہ ہمیں ندوۃ سے کوئی مخالفت نہیں ہے جو کام ندوہ کرنا چاہتا ہے ہم اسے نہایت ضروری اور اہم سمجھتے ہیں۔ مگر ہماری دانست میں اس کے لئے راہ دوسری ہے۔ اور اس کا ذکر اس خط میں ہے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا امام اور مطاع حضرت خلیفۃ المسیح جو تڑپ اور درد اسلام اور مسلمانوں کے لئے اپنے دل میں رکھتا ہے اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ مولوی شبلی کے ایک عربی مضمون کو مفید سمجھ کر اس میں مالی امداد سے اپنے پرہیز نہیں کیا۔ آپکے سلسلہ کے راجپوتوں کی انجمن نے کچھ روپیہ جمع کیا کہ نومسلم راجپوتوں میں تبلیغ ہو حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی نے مدرسۃ الہیات کانپور کے ذریعہ کام کرانے کے لئے روپیہ دیا یونیورسٹی کی تحریک کو مفید سمجھا وہاں روپیہ دینے سے پرہیز نہیں کیا وہ اپنے پہلو میں اسلام اور اہل اسلام کے لئے ایک درد مند دل رکھتے ہیں۔ اس لئے آپ کے ماتحت جو جماعت ہے اسکو قدرتاً ان تمام کاموں سے ہمدردی ہے جو اسلام کے لئے ہوں۔ مگر جہاں اصلاح کی ضرورت سمجھتے ہیں یا اظہار حق کی حاجت پاتے ہیں وہاں مجبور ہیں کہ حق کہیں۔

اس لئے ممبران ندوۃ العلماء ٹھنڈے دل سے ہمارے اس پیام کو پڑھیں خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ ہمیں کسی کی تحقیر یا مخالفت مقصود نہیں صرف حقگوئی ملحوظ خاطر ہے۔ اور اگر حق کی لازمی مرارت سے کوئی بات ناگوار خاطر بھی ہو تو اس کے لئے میں ندوۃ العلماء کے ممبروں سے وسعت حوصلہ کی اُمید کرتا ہوں

باالاخرہ

من از ہمدردی ات گفتم تو ہم خود فکر کن بارے
خبرداز بہر این روز است اے دانا و ہوشیارے

ندوۃ العلماء ہو یا خطرناک اخراجات کا بوجھ قوم پر ڈالنے والی ایجوکیشنل کانفرنس یا کوئی انجمن ہو۔ افراد ہوں۔ یا مجموعے ہوں جن لوگوں کو قوم کی ترقی اور اصلاح کی دھن لگی ہوئی ہے اور سچی گدازش اور قوم کی پستی کے احساس نے انہیں بیقرار کر رکھا ہے انہیں سب سے پہلے یہ سوچنا چاہیئے کہ وہ کس قوم کی اصلاح کے درپے ہیں۔ اور وہ کونسا تاگا ہے جو اس سے نکلگیا ہے جس سے اس کا شیرازہ وا ہوگیا اور سارا تانا بانا ادھڑ گیا ہے اور یہ قوم کبھی اوج عروج پر تھی۔ تو کن مضبوط چٹانوں پر اس کا پیر جم گیا تھا اور کیا کلید تھی جو اس کے ہاتھ آگئی تھی جس سے قدرت کے مدتوں کے دفینوں کے قفل کھول لیئے تھے اور پھر اس امر میں پاک دل سے غور کرنی چاہیئے کہ آیا اس قوم کے مدنظر الفلاح میں یورپ کا تعلیمی کورس بالذات کار آمد ہے؟

مسلمان ایک قوم ہیں جن کے لئے سب سے پہلے یہ کوشش کی گئی تھی کہ ابراہیمی قبلہ کو پہچانیں۔ اس کے لئے قوم کے بنانے والے نے عجیب عجیب تدابیر اور کاروائیاں کیں۔ ایک کنکریلے بیابان میں جہاں مختلف رنگوں کے پتھر تھے اس نے بڑی صاف اور سیدھی شرک مٹانے کا ارادہ کیا۔ تیئیس برس تک اسے مختلف رنگوں کے ہٹانے میں لگے۔ ان جلیل القدر رزولیوشنوں کو غور سے پڑھو جو کئی اجلاسوں میں پیش اور پاس ہوتے۔ کسی میں یہ ہے کہ آلہۃ باطلہ اُٹھا دیئے جائیں یہ انسانی ترقی کی راہ میں روک ہیں اور پیش ہو کر ملاء اعلیٰ کے اتفاق سے پاس ہوا کہ ایک ہستی کی پرستش ہو۔ جو تمام محامد عالیہ اور اسماء حسنیٰ کی جامع اور تمام نقائص اور رذائل اور عیوب سے پاک ہے تمام تعلقات سے بڑھ کر اس سے تعلق پیدا کیا جائے تمام اندرونی اور بیرونی قوٰی اور اعضا حنیفیت کے رنگ میں رنگین ہو کر اس کے حضور میں جھک جائیں کسی رزولیوشن کا مفہوم ہے کہ حرامکاری۔ حرامخواری ہر قسم کے ظاہری اور باطنی فواحش اور بدعہدی اور غداری اور بغاوت اور چوری اور فساد کی راہیں انسان کو تباہ کرنے والی چیزیں ہیں۔ ان کا انسداد کیا جائے کسی ریزولیوشن کا یہ مقصد ہے کہ نصرانیت نوع کے پانے اور سچی فلاح اور صلاح کے حاصل کرنے میں خطرناک روک ہے اس کا مسئلہ ولد خدا ہونیکا۔ اور اس کا کفارہ اور تثلیث ایسے ہولناک اور چشمۂ مفاسد ہیں کہ آسمان جس سے پھٹ جائیں۔ اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ چور چور ہو کر گر پڑیں۔ اور اس کی تعلیم اور اس کے نتائج تمام نبیوں کی تعلیم اور ساری سچائیوں کی رہزن ہیں اس غول سے راہ صاف کیجائے کسی میں مذکور ہے کہ اس اعتقاد کو کہ خدا انسان سے کلام نہیں کرتا اور اس پر اپنا زندہ نور بخش اور تازہ بتازہ تسلی بخشنے والا کلام نہیں اُتارتا۔ انسان کی روح میں اپنے وصال کی فطری تڑپ پیدا کر کے بھی کبھی ایسی عادت نہیں رکھتا کہ اس کے آگے مُنہ سے نقاب اُٹھانے اور انسان آسمان کے نور کی تائید اور خوق العادت کھڑکیوں کے کھلنے کے بغیر اپنی مادی تلاش اور محدود قوی سے کُرید کُرید کر مصنوعات میں آخر صانع کا کھوج لگا لیتا ہے غرض بڑے زور سے یہ رزولیوشن پاس ہوتا ہے کہ اس ناپاک بُرے ہیولیٰ کی بیخکنی کیجائے۔ اور کہیں بڑی قوت

اور پورے زور سے یہ طے ہوتا ہے کہ ابراہیم کے طریق اور ملت کو اختیار کیا جائے اس لئے کہ آغاز عالم سے سارے راستبازوں اور منعم علیہم کی وہی راہ ہے اسی پر اسمٰعیل۔ اسحاقؑ۔ یعقوب یوسف۔ موسیٰ۔ داؤد۔ سلیمان۔ اور تمام برگزیدہ لوگ چلکر کامیاب ہوئے غرض قوم بنانے کے لئے اور اس کی راہ روکوں کو دور کرنے کے لئے یہ تدبیریں ہیں جو اس جہان کی انجمن کے احکم الحاکمین پریزیڈنٹ کو سوجھیں اور بنی آدم کے سچے خیرخواہ اور کامل مصلح محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ عمل میں آئیں۔

تیرہ برس تک تو بظاہر یہ رزولیوشن تھیوریوں کے رنگ میں اور وزن میں تھے مگر آگے چلکر ایک اور میدان (مدینہ طیبہ) میں اپر علدرامد شروع ہوا۔ باطل معبودوں اور ہاتھوں کی کاریگریوں کے پرستار اور مددگار کاٹ ڈالے گئے۔ ناپاک یہودیت جو ہر ایک تازہ راستی کو بدعت سمجھتی اور اصلاح کے موجدوں اور راستبازی کے ناصروں کی جانی دشمن تھی تباہ کردی گئی اور اصلاح اور ترقی کی نئی بنائی ہوئی سلطنت کے آس پاس سے اس کے منحوس وجود کے خار وخس کو صاف کردیا گیا۔ اور سب سے آخری اور بنائی ہوئی مملکت کے آس پاس سے اس کے منحوس وجود کے خار وخس کو صاف کردیا گیا اور سب سے آخری اور سب سے زیادہ مفید کام جس سے حقیقی ترقیوں اور فلاح کے چشمے بہ نکلے یہ کیا گیا کہ بیت اللہ کو تمام ناراستیوں۔ اور بطلانوں کے ریپریزنٹیٹو (مظاہر ومجالی) سے جو اگرچہ گنتی میں تین سو ساٹھ تھے۔ مگر قیامت تک کے نئے نئے پیدا ہونیوالے جھوٹے مذہبوں اور مشربوں اور سکولوں اور تھیوریوں کے جامع اور جڑ تھے پاک اور خالی کیا گیا

یہ ساری کارروائیاں درحقیقت مبادی تھیں۔ اور انسانی نظروں کے طیار کرنے اور ایک بڑے مقصد کے حاصل کرنے کے قابل انھیں بنانے کے لئے ایک بڑے کاری مسہل کے قائم مقام تھیں اس کے

بعدہ قوانین اور قواعد شروع ہوئے جنہوں نے اس کس مپرسی اور متفرق اور امی قوم کو تہذیب اور تمدن اور سیاست کے ثمرات سے برخوردار کیا۔ اور ان تمام عقائد اور ایمانیات کو جو سراسر اور جذر قلب سے تعلق رکھتے تھے عملی رنگ میں ظاہر کیا پانچ وقت کی نمازوں کی پابندی کرائی گئی جس سے حقوق الٰہی کی پوری علمی اور عملی حفاظت ہوگئی پھر زکوٰۃ کا حکم دیا گیا اور ہر قسم صدقات ومبرات کا امر ہوا جن سے حقوق عباد کی رعایت مرعی رکھی گئی۔ اس کونسٹرکشن کے بعد ایک اور ڈسٹرکشن شروع ہوا جو اس پہلے ڈسٹرکشن کسی طرح کم نہ تھا۔ یہ مقابلہ اور مجادلہ تھا ان ڈاکوؤں کے ساتھ جو نظام سوسائٹی کو کسی زمانہ میں آرام اور ضبط سے قائم رہنے نہیں دیتے یعنی میخوری اور قمار بازی کی ممانعت کی گئی۔ ان دو اخلاقی عیبوں کو صلاحکاری اور تقوے اور طہارت اور امن عامہ کا سخت دشمن سمجھا گیا اس لئے ضروری ہوا کہ اس تازہ قوم کو جو سارے جہان کے لئے قیامت تک نمونہ ٹھہرنے والے تھے ان عیوب سے پاک کیا جائے

ان تمام باتوں میں غور کرنے کے بعد اصول سیاست مدن کے بڑے سے بڑے واقف کو بھی شرح صدر سے اس امر کا سمجھانا ممکن ہے کہ کیونکر ایک شخص اس حیثیت کا جو ہمارے ہادی کامل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تھی۔ ایسے وقت اور ایسی قوم میں ایسا کامیاب ہوا کہ جس کامیابی کی نظیر آغاز آفرینش سے اب تک کسی مصلح کی تاریخ اور سوانح میں پائی نہیں جاتی۔ ایک مادی یورپین کسی ایک شاخ علم میں ماہر کیوں نہو۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائف میں ان حیرت انگیز کارروائیوں اور انقلاب انگیزیوں کو پڑھتا اور پاتا ہے۔ اور اگر مردم خوار متعصب نہو تو فیاضی سے آپ کو بڑا مدبر اور عقلمند اور مصلح قوم مان لیتا ہے اور حقیقت میں اس پر کیا موقوف ہے سپرٹ

آف اسلام کا مقربی مصنف اور علی گڈھ سکول کا بانی بھی اس سے زیادہ نہ کہہ سکتا اور نہ سمجھ سکتا ہے اس لئے کہ خدا کے صاف اور صریح تکلم اور انسانی قویٰ سے بڑھ کر اور مفارج وحی اور آواز پر ان کا یقین نہیں۔ مگر حقیقت الامر یہ ہے کہ قوم کے بنانے کے لئے جیسے وہ بنگئے مادی وزمینی عقل اور انسانی تدبیریں اور حیلے اور جوڑ توڑ کام نہیں دے سکتے قوانین اور قواعد کا دینا اور بات ہے۔ اور ان پر عملدرامد کرا دینا اور بات۔ اور جب یہ دیکھا جائے کہ کن مالوف اور معتاد باتوں سے چھوڑایا گیا۔ شراب خوری۔ قمار بازی اور عیاشی اور بیباک اور آزاد زندگی اور ہر قسم کی بدکاری حتی بدنظری جو برسوں سے شیر مادر کی طرح لوگوں کو محبوب ومطلوب تھی ان باتوں سے نہیں روکا گیا۔ اور پانچ نمازوں کی پابندی اور روزوں کی پابندی اور عضو عضو پر تقوے اور عصمت اور طہارت کی قید لگادی گئی۔ تمام اختلافوں اور نزاعوں اور خونریزیوں کو جو جنگجو قوموں کا دل پسند شغلہ ہوا کرتی ہیں دور کرنیکا حکم دیکر پرزور الفاظ میں تاکید ہوئی واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا الخ غرض ان باتوں کو دیکھ کر عقل کرید کرید کر بیکار ہوجاتی ہے اور کبھی حکم نہیں لگا سکتی کہ یہ کام کسی انسان محض کا ہے۔ یعنی یہ کام ایسے انسان سے پورا ہوسکتا ہے جو اپنی سوچ بچار اور جوڑ توڑ اور منصوبوں کے سہارے سے اُٹھتا بیٹھتا ہے پاک اور صاف عقل اسبات پر مجبور ہوجاتی ہے کہ خدائے مقتدر کی تائید اور سماوی نصرتوں کے بغیر اتنی بڑی تبدیل اور انقلاب ممکن نہیں۔ ایسی اصلاح اور تبدیل اسی انسان کا کام ہے جو پرلے درجے کی قدسی قوت رکھتا ہو۔ اس کی جان ساری دنیا سے زیادہ مزکی اور مطہر ہو۔ ایک طرف سفلی آلائشوں اور کدورتوں اور زنگوں سے خود دنیوی علائق اور آلودگیوں کا لازمی نتیجہ ہیں پاک ہوکر اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچا اور دائمی اور وفادارانہ پیوند رکھتا ہو اور دوسری طرف مخلوق کے ساتھ ان کی صلاح وفلاح کے لئے ربا اور

بیغرض کامل محبت اور تعلق رکھتا ہو یعنی اُس کی دونوں جہتیں پوری اور درست اور ہر ایک قسم کے رخنہ سے محفوظ ہوں۔ انسان کامل ہو اور اہل زمین کے مصالح اور مفاد سے سچی دلچسپی رکھتا ہو اور آسمانی تعلق اور الٰہی قرب سے کامل حصہ رکھتا ہو۔ ممکن ہے کہ آجکل کے خشک الفاظ جو آسمان سے قطع تعلق کرکے زمین کے کیڑے بنگئے اور اپنے ہی منصوبوں پر ہر ایک قسم کی قومی ترقی موقوف سمجھتے ہیں اور ہر امر کے لئے یورپ کا اسوہ اور نمونہ چاہتے ہیں اس بات کو استعجاب یا استخفاف کی نگہ سے دیکھیں مگر بات اسطرح ہے اور عنقریب افصح المؤدبین دکھادیگا کہ حق وحکمت وہی راہ ہے جو پیش کی گئی ہے۔ لیکن یہاں ایک بات بہت تحقیق کے قابل ہے اور فطرت سلیم میں بے اختیار یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ لانظیر اطاعت جو قوم نے دکھائی اور اپنے مالوفات کو چھوڑ کر اس راہ کی پوری پیروی کی جو ہادی نے انھیں دکھائی اور مختلف رائوں اور مشربوں کے لوگ اس کی آواز پر ایک ہوگئے اور اپنے ارادوں اور رائوں اور مذہبوں اور مشربوں اور نفسانی جذبات اور اختلافات کو اس کے امر پر قربان کردیا بجز کامل اور زندہ ایمان کے اور ایک جانگداز رعب اور سطوت کے جس کے ساتھ عجیب خوف اور خشیت ملی ہوئی ہو۔ یہ اطاعت ناممکن ہے پس یہ کامل ایمان اور زندہ یقین جس سے ان کی پہلی ہستی اور ہوا پر موت آگئی۔ اور تمام روکیں جو معاصی اور ذنوب سے پیدا ہوتی تھیں خار وخس کی طرح جل گئیں کیونکر اور کس راہ سے انھیں حاصل ہوا۔ اس کے اسباب میں غور کرنے سے صاف معلوم ہوجاتا ہے کہ امام مفترض الطاعت ہادی کامل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں دو خصوصیتیں تھیں جن کی تحریک اور تاثیر سے یہ دولت قوم کو ملی

اول پورا اور سچا نمونہ جو تعلیم آپ نے دی اسپر چل کر دکھایا قرآن کریم کے اوامر کی پابندی کامل طرح خود کی اور اس کی نواہی سے اجتناب کیا اس بات نے لازماً دو عظیم الشان فائدے قوم کو پہنچائے ایک یہ کہ اصحاب کے دلوں میں یہ یقین شرح صدر سے پلایا گیا کہ وہ اوامر اور نواہی ضرور خدا کی طرف سے ہیں اور وہ کلام لاریب قاہر ومقتدر خدا کا کلام ہے جس میں وہ مذکور ہیں اس لئے کہ انسان کے جذبات اور قویٰ کی بناوٹ ایسی بنائی نہیں گئی کہ خود تراشیدہ باتوں اور نفس کے سرجوش کی ایسی کامل پابندی کرے کہ تنہائی گھڑیوں میں اور میدان میں کبھی بھی بال بھر انحراف ان کی بجاآوری سے نہ کرے۔ اور زندگی کے تمام واقعات میں اس امر کا صاف صاف ثبوت دے کہ ان احکام کی تعمیل اور عدم تعمیل کی صورت میں اسے جانگداز خوف اور روح افزا امید شامل حال رہتے ہیں اس عاشق عارف اور اس امر کو محسوس کرنے والے صحابی کے یہ اشعار پڑھ لو اور سوچو کہ کس احساس اور اہتزاز نے اس کے مُنہ سے نکلوائے۔ جب اس نے رات کے آخری حصہ میں اتفاق سے اپنے محبوب ومولیٰ کو مسجد میں تہجد پڑھتے دیکھا اور مرسل کو خدا کے احکام کی تعمیل میں سرگرم پایا تو کس جوش سے کہا

وفینا رسول اللّٰہ یتلو کتابہ
اذا انشق معروف من الفجر ساطع
یبیت یجافی جنبہ عن فراشہ
اذا استثقلت بالمشرکین المضاجع
اتانا الھدیٰ بعد العمیٰ فقلوبنا
بہ موقنات ان ما قال واقع

دوسرا فائدہ یہ ہوا کہ آپ کے اسوہ حسنہ کے اتباع کا فوق العادت جوش ان میں پیدا ہُوا۔ درحقیقت اس سے زیادہ موثر کوئی بات نہیں ہوتی کہ بانی اور مصلح کی رفتار اور گفتار میں پوری مطابقت اور مصالحت ہو۔ صحابہ کے چال چلن کا اور اپنے مولیٰ سے لانظیر عشق کا اور اپنے عہد بیعت کے کامل ایفاء کا جو نمونہ ہم دیکھتے ہیں وہ کیوں دوسری قوم میں پایا نہیں جاتا وہ نمونہ نہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے دکھایا۔ چنانچہ ثابت شدہ حقیقت ہے کہ وہ بات بات میں بگڑتے اور اپنے نبی کی مخالفت کرتے تھے۔ اور اکثر کوسنے بھی لگ جاتے تھے۔ اور نہ ہی حضرت مسیح کے شاگردوں نے دکھایا جنھوں نے آخری نازک وقتیں بھی بیوفائی اور غدر کا ثبوت دیا۔ غرض کیا وجہ ہے کہ کسی مرشد کے خدام نے ایسا حیرت انگیز نمونہ کبھی نہیں دکھایا اس کا صاف صاف جواب یہی ہے کہ قرآن کریم کی کامل اخلاقی اور تمدنی اور سیاسی تعلیم پر ہمارے ہادی کامل علیہ السلام نے جیسے خود چلکر اور اُسے اپنی زندگی کی تمام رفتار اور تحریکات کا دستور العمل بناکر دکھایا۔ اور خدا کیطرف سے آپ کو عمل اور اظہار عمل کے موقعے بھی میسر آگئے ویسے کسی کو بھی بخشے نہیں گئے۔ اور آپکے اخلاق اور اعمال کے تمام مختلف شعبے جو بالقوہ آپ کی پاکذات میں مخفی اور مرکوز تھے ملکی اور ملی دو متضاد اور متخالف زمانوں کی تحریکات کی وجہ سے پوری ظہور میں آگئے اس سے آپ میں قوت قدسی اور عقد ہمت اور تزکیہ اور تطہیر کی طاقت تمام راستبازوں سے زیادہ پیدا ہوگئی۔ جو قوم بنانے کے لئے ایک مصلح میں سب سے زیادہ ضروری شے ہوتی ہے اور اسی نمونہ اور اظہار سے قوم میں سچا خلوص اور وفاداری اور اطاعت پیدا ہوئی۔

دوسری خصوصیت جس سے زندہ ایمان اور منور یقین دلوں میں پیدا ہوا قرآن کریم کا اس صراط مستقیم کو مخصوصاً اختیار کرنا تھا جس کی سخت ضرورت اس کتاب کو تھی جسے ابد تک زندہ اور مبارک رہنا تھا اور جو خدا شناسی اور خدا بینی اور گناہ سوزی اور پاک سازی کا ایک ہی ذریعہ تھا وہ تھے مقتدر نشان اور قاہرانہ پیشگوئیاں جو غیب پر مشتمل تھیں جو اپنے اپنے وقتوں پر بڑے جلال اور کمال سے پوری ہوئیں۔ تمام قرآن کریم ان زبردست پیشگوئیوں سے بھرا ہوا ہے اسوقت محل اور وقت نہیں کہ اس اجمال کی تفصیل کی جائے ان امور پر ہم نے اپنے بہت سے خطبوں اور تقریروں میں بحث کی ہے۔ خداوند حکیم علیم کا زندہ اور آخری کتاب میں اس معجزہ اور خرق عادت کو اختیار کرنا اور دوسرے تمام مادی اور مخلوق کے عمل اور صناعت سے ملتبس اور مشابہ ہوجانیوالے معجزات کو ترک کردینا اس حکمت پر مبنی ہے کہ سچا اور جاودانی علمی معجزہ جو علوم کی گھمسان لڑائی میں کامیاب ہوسکتا ہے۔ یہی نشان ہیں جو غیبی

اور سیاست میں خوفناک تغیر پیدا ہوا۔ اور آج یہ حال ہے جسے ہم دیکھ رہے ہیں۔ اور اب علی گڈھ سکول اور ندوہ کوشش کرتے ہیں کہ اس کی وہی صورت و شکل بنادیں جو پہلے تھی مگر خدا کے لئے ان سکولوں کے انصار اور مؤیدین غور کریں کہ کیا وہ انھیں پگڈنڈیوں پر قدم مار رہے ہیں جنپر اس قوم کے پہلے بانی نے مارا اور اُن کے ہاتھوں میں وہ ذریعے اور ہتھیار ہیں جن کی ترغیب و ترہیب سے قوم کو اُس تعلیم پر مجبور یا مائل کر دیں جسے وہ چھوڑ بیٹھے ہیں۔ یہ تو مسلم بات ہے اور اس کے ثبوت میں دلائل لانے کی کوئی ضرورت نہیں کہ مسلمانوں کی تباہی حد سے نکل گئی ہے۔ اور اب پھر یہ اُسی آگ کے گڑھے کے کنارے پر کھڑے ہو گئے ہیں جس سے ایک مبارک اور مقتدر ہاتھ نے انھیں پہلے چھوڑایا تھا۔ وہی اختلاف اور وہی نزاعیں اور وہی مفاسد۔ ہوا بالکل نکل چکی ہے ایمان اور مذہب اور عصبیت جو ایک ہی روح رواں اور سٹیم ان میں تھا وہ بھی ٹھنڈا پڑ گیا ہے۔ وہی عیاشی اور فسق و فجور۔ شرابخوری قماربازی۔ اور کاہلی ان میں آ گئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کی عظمت قرآن کی حرمت اور خود خدا تعالیٰ کی جبروت اور وقعت دلوں سے [illegible] ہے۔ ان باتوں کی تفصیل کی کوئی ضرورت نہیں ہے دل سے یا زبان سے بولنے والے سب کے سب وہ عیوب بیان کرتے ہیں جو فی الواقع ہیں اور اس قوم میں پیدا ہو جاتے ہیں جو خدا کی حجت نیرہ کے ہوتے ہوئے اس کے خلاف چلنے سے خدا کی نظروں سے گر جاتے ہیں۔ ایجوکیشنل کانفرنس نے بڑی کامیابی حاصل کر لی سینکڑوں کو نہیں ہزاروں کو بی۔ اے۔ ایم۔ اے بنالیا ڈپٹی کلکٹر اور اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بنالیا اور اس کی خواہش اور دلی آرزو کے موافق قوم نیم یورپین بھی بن گئی اس لئے کہ پورے یورپین بن جانے سے تو وہ بھی مایوس ہیں۔ اور پیر بابا تو سرے سے مدت ہوئی جنازہ بھی پڑھ چکے تھے مگر سوال یہ ہے کہ کیا وہ اُمید کرتے ہیں اور ایسی اُمید کرنے کے وجوہ اُن کے پاس ہیں کہ وہ قوم بنجائیگے۔ جس کے بنانے کے لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے

تھے اور اس کے لئے وہ تدابیر اختیار کی گئیں جو اوپر ذکر ہو چکی ہیں اس قوم کو یا قوموں کو مسلمانوں کے لئے اسوہ قرار دینا اور رات دن ان ہی کی باتوں اور فعلوں کو ان کی آنکھوں کے سامنے مزین کرنا جس کی نگاہ زمین کی سطح تک محدود و مقصود ہے۔ اور مادی لذت اور عیش اور بطن اور فرج کی شہوتوں کے دائرہ سے ان کی ہمت باہر نہیں جاتی اور آسمان کی طرف کبھی نظر اُٹھا کر نہیں دیکھتے سراسر غلطی ہے۔ مسلمانوں کو یہ سکھایا گیا ہے کہ دین کو دُنیا پر مقدم رکھیں اور ان مادہ پرست قوموں کی غایت نظر یہ ہے ان ھی الا حیوتنا الدنیا نموت ونحیا وما نحن بمبعوثین ان کی رات دن کی کوشش ان کے صنائع ان کی ملک گیری کے منصوبے اور کارروائیاں سب سے اصل غرض یہی ہے کہ رذیل اور سفلہ خواہشیں پوری ہوں۔ اگر کچھ لوگ ان میں ایسے بھی ہیں جو ملک گیری اور صنائع کے مشغلوں میں مبتلا لوگوں سے ذرا اونچا قدم اُٹھاتے اور دکھاتے ہیں کہ وہ آسمانی زندگی بسر کرتے ہیں تو وہ بدقسمتی سے ایک مردہ انسان کی خدائی پر قناعت کئے بیٹھے ہیں بڑا زور دیا جا رہا ہے ہائی ایجوکیشن پر اور کیا کچھ اس کی خاطر کیا جا رہا ہے۔ بہت خوب اس کی ضرورت سہی اور واقعی ضرورت ہے مگر کیا یہ حق نہیں کہ ایک طرف سے بالکل ذہول ہو گیا ہے یا دانستہ یا اضطراراً پہلو تہی کیا گیا ہے۔ ان مجلسوں نے سب سے پہلے اس اصل کو ضروری سمجھا ہے اور اسپر ایسا قوی ایمان رکھتے ہیں جیسا استبار خدا کے کلام پر کہ کسی کے ذاتی افعال سے تعرض نہو۔ شرائع حقہ کی پابندی اور صوم و صلوٰۃ کا التزام فسق و فجور سے اجتناب تقویٰ و طہارت اور تعظیم شعائر اللہ کو اختیار کرنا مجالسوں اور کانفرنسوں میں ان باتوں کا ذکر حرام ہے۔ جسموں اور قالبوں کا اجتماع ایک مکان میں ہو اور ضرور ہو۔ روحوں میں خواہ کیسے ہی مختلف درجے اور نوع کے میلان اور جذبات ہوں ایک پاک زناکار ایک ریزولیوشن پاس کرے اور دُوسرا آب آتشین سے مست ہوا ہو خواہ اس وقت اس کے

مُنھ سے نجاست کی بدبو آتی ہو اور پاؤں مرکز پر ٹھہر نہ سکتے ہوں اس کی تائید کر دے ایک ایسا شخص جو اسلام کی سچائی اور پابندی سے کوئی نسبت نہ رکھتا ہو مادی خیال کا آدمی ہو۔ دھریہ ہو کوئی ہو۔ نام ہو مسلمانوں کا سا وہ مجلس کا صدر بن جائے۔ شرط یہ ہے کہ کلب من کلاب الدنیا ضرور ہو اور جیفۂ دنیا سے اسے کافی حصہ ملا ہوا ہو۔ میں پوچھتا ہوں اور ہر خدا ترس حق پرست کے دل میں ضرور یہ سوال پیدا ہونا چاہیے کہ کیا اس قوم کا آغاز اور ابتدا ایسے ہی بانیوں اور مقدسوں۔ اور مؤیدوں اور ناصروں سے ہوئی ہے اور کیا یہ لچھن صلاح و فلاح کے ہیں جو اب اختیار کئے گئے ہیں اور سب سے ضروری بات جو مدار ہے تمام کامیابیوں کی اتفاق اور وحدت ہے اس کا اب تک کوئی وجود نہیں اور نہ اس کے اشراط و آثار پائے جاتے ہیں ندوۃ العلماء خدا کے لئے غور کرے کہ کیا اس کا پانوں بھی اُن ہی آثار پر پڑا ہے جو ایجوکیشنل کانفرنس یا علی گڑھ سکول کے رہبروں میں پر لگا گئے ہیں یا اس بزرگ انجمن نے کوئی اور راہ اختیار کی ہے اور اگر کوئی اور راہ ہے تو وہ کیا ہے۔ میں ان کو اور تمام سچے مسلمانوں کو توجہ دلاتا ہوں اس اعلان کے مقصد سوم و چہارم و پنجم و ششم کی طرف جو ندوۃ العلماء کی طرف سے ۱۲ نومبر ۱۹۱۰ء میں شائع ہوا۔ مقصد سوم ندوہ کی عبارت یہ ہے "اخلاق نبوی کی کامل تعلیم و تربیت کی جائے جس سے ہمارے اطوار اور چال چلن درست ہوں۔ آپس کی پھوٹ کیجگہ قوت متفقہ سے کام لیا جائے" (۴) فروعی اور جزئی اختلاف جس نے اسلام کی مضبوط اور مستحکم عمارت کی جڑ کھوکھلی کر دی مہذب الفاظ اور مہذب پیرایہ میں ظاہر کیا جائے" (۵) احقاق حق اور ابطال باطل نہایت نرمی اور سہولت سے کیا جائے فتنہ و فساد کی نوبت نہ آئے"

(۶)" وہ خطہ جہاں اسلام کا نور دُھندلے میں پڑا ہوا ہے اور جہاں اسلام کی حقیقت اور حقانیت سے لوگوں کے دماغ ابتک منور نہیں ہوئے وہاں دکھایا جائے کہ اسلام کیا ہے اور اس کے فیوض و برکات کیا ہیں" کیا یہ

مقتدرانہ پیشگوئیوں کے رنگ میں ظاہر ہوتے ہیں علوم وفنون کی اعلیٰ سے اعلیٰ ترقی کا زمانہ اس سے بہتر کوئی فوق العادت چیز نہیں پا سکتا کہ جس کے آگے سر تسلیم خم کردے۔ انجیل کیوں ایک تنکے کی طرح علوم جدیدہ کی رو کے آگے بہ نکلی اور اس کا سارا شیرازہ کھل گیا۔ اور کیوں ہندوؤں کا مذہب آج بازیچۂ طفلاں بن گیا۔ اسی لئے کہ اس اول الذکر کتاب نے ایسے معجزات پر اپنے صدق کا مدار رکھا۔ جس سے بڑھکر آج یورپ دکھا رہا ہے۔ اور وہ مادی سطح اور انسانی وسعت کے دائرہ سے اوپر اور باہر نہیں اور ہندو مذہب کا سارا دارومدار افسانوں اور کھیلوں پر ہے جو علم اور فضل کی روشنی کے مقابل پاش پاش ہوجاتے ہیں اقتداری پیشگوئیاں جو عظیم الشان غیب پر مشتمل ہوتی ہیں حقیقی معجزات ہیں جن کی مثل لانے پر بشر محض کبھی قادر نہیں ہوسکتا اور دوسرا کوئی ذریعہ اس حجاب جہاں میں نہیں جس سے خدا کی ہستی اور کامل صفات پر ایمان آسکے خدا تعالیٰ کا کامل تصرف اور تدبیر اور تعلیب اور ذرات کائنات کو اپنی مشیت اور ارادہ کے موافق تصریف اور تصرف میں رکھنا اور اس کا صفت تکلم اور سمع اور بصر اور بندوں کے ساتھ تعلق کی صفت سے موصوف ہونا۔ غرض خدا تعالیٰ کی ان صفات پر یقین کبھی حاصل نہیں ہوسکتا۔ جب تک اقتداری پیشگوئیاں سامنے نہ کی جائیں اور پھر وقتوں پر حسب مصالح الٰہیہ پوری نہوں گناہ سوز فطرت جو حرامکاریوں اور بیباکیوں اور گستاخیوں اور رندیوں اور قلاشیوں اور عیاشیوں اور اباحتی چالوں کی زندگی پر موت وارد کردے کبھی حاصل نہیں ہوسکتی جب تک خدا کی عزت پر اور اُس کی حرامکاریوں کو بھسم کردینے والی آگ پر سچا ایمان نہو اور دل بول اُٹھے کہ وہ زندہ اور غیور خدا ہے اور اس کا غضب مجرموں اور عاصیوں کے حق میں تیز دودھاری تلوار ہے اور یہ ایمان مل نہیں سکتا جب تک اس وجود اور قائم اور قیوم اور حی مقتدر ہونے کا یقین نہ آجائے اور اس کے لئے

وہی ذریعہ اقتداری پیشگوئی ہے۔ توریت نے بھی یہی نشان بتایا تھا کہ سچا نبی وہ ہوگا جس کے منہ کی باتیں سچی نکلینگی اور قرآن حکیم نے حقیقت کا مدار بالکل ان ہی آیات پر رکھا ہے۔

غرض نفسوں اور خواہشوں کے خلاف ایک تعلیم کا منوا دینا اور اسپر عمل کرا دینا اور ہزاروں ناپاک عیبوں اور رہزنوں اور کیسہ بروں کا راہ سے صاف کردینا۔ آسان بات نہیں۔ کیسی صاف بات ہے کہ اصل مقصود تو خدا کی کتاب کا وہ اخلاقی تعلیم تھی جس پر انسان کی صلاح وفلاح کا دارومدار ہے پھر غیب کی قادرانہ پیشگوئیاں کرنا اور اپنے مخالفوں کی ہلاکت اور اپنی نصرت کی ہمیشہ خبر دینا اور اپنی چال اور اسپر ضروری نصرت اور تائید آسمانی کے مترتب ہونے کی شہادت کے دوسرے منعم علیہم گروہ یعنی نبیوں کی سیرت اور کامیابی کو پیش کرنا جیسا کہ کتاب اللہ ان واقعات سے بھری ہوئی ہے اس کا مطلب کیا ہے بات یہی ہے کہ انسان کی فطرت بغیر انذار اور تبشیر کے کسی کام کے کرنے یا اس سے ہٹنے کیطرف مائل نہیں ہوسکتی یہ ایک ایسا تقاضا ہے جو خالق فطرت نے انسان کی جبلت میں رکھدیا ہے۔ اسی غرض کے پورا کرنے کے لئے بہت زیادہ حصہ خدا کی حکیم کتاب کا منصور و موئد نبیوں کے قصص اور مقتدرانہ پیش گوئیوں سے بھرا ہوا ہے جن سطحی خیال کے فیلسوفوں نے پہلے زمانوں میں اور ان کی کورانہ تقلید سے حال کے لوگوں نے معجزات سے انکار کیا ہے اُنھوں نے خدا کے کلام کے اس پرحکمت نظام میں غور نہیں کی اور سخت نادانی اور دلیری سے کہدیا کہ قرآن کریم میں نہ تو کوئی معجزہ ہے اور نہ کوئی غیب کی پیشگوئی ہے اور زیادہ تر افسوس کی یہ بات ہے کہ وہ اگلی مردہ اور بے برکت کتابوں میں اور قرآن میں کوئی مابہ الامتیاز نہیں بتا سکے۔ مجرد تعلیم پر تو وہ ناز نہیں کرسکتے تھے اس لئے کہ

وہ خوب جانتے تھے کہ اخلاقی تعلیم کے متفرق اجزا لا معلوم قدامت کے صحیفوں میں بھی موجود ہیں۔ انسان کی سطح سے بالاتر ہونے اور آسمانی ہونے کے ایک ہی قطعی دلیل تھی اقتداری پیشگوئی جو علوم غیب پر مشتمل ہو اس کا اُنھوں نے انکار کردیا ایک ظالم نے یہانتک لکھدیا کہ الم غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون۔ فی بضع سنین

میں کوئی پیشگوئی نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پارسی اور رومی طاقتوں کی قوت کا اندازہ کرکے پولیٹیکل قیاسی اٹکل سے بات کہدی۔ کاش وہ ستمگر قرآن کریم کے الفاظ میں غور کرتا تو اس کی سمجھ میں یہ بات بہت جلد آجاتی کہ خدا کا کلام اس کی پست اور سفلی اٹکل سے بالاتر ہے۔ اور اس نے یومئذ یفرح المومنون بنصر اللہ سے اس پیشگوئی کو دوسری پیشگوئی کرکے دکھانا چاہا ہے کہ یہ پیشگوئی غلبہ روم کی فارس پر انسانی اٹکل نہیں بلکہ خدائے غیب داں مقتدر کے منہ کی بات ہے۔ اس لئے کہ جہاں یہ فرمایا کہ رومی غالب آئینگے معاً فرمایا کہ اسی تاریخ کو بیکس مظلوم مسلمان ظالم قریش پر مظفر ومنصور ہوکر خوش وخرم ہونگے۔ (اس پر دیکھو ہمارا مضمون قرآن کریم کی پیشگوئیوں کی حقیقت پر الحکم نمبر ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ میں) غرض یہی سچے معجزات ہیں جن پر عقل کا سائنس کا اور قانون قدرت کا کوئی اعتراض وارد نہیں ہوسکتا۔ اور یہی ذریعے ہیں جن کی شوکت اور اقتدار کی عظمت کے مقابل خم ہوکر انسان گناہوں کی ناپاک زندگی سے نکل سکتا اور خدا تعالیٰ کے ساتھ ایمان کی پاک زندگی کے زیور سے آراستہ ہوسکتا ہے

حاصل کلام خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قدرتی تعلیم سے اور ان مقتدر ہتھیاروں کے استعمال سے ایک قوم بنائی جو تین صدیوں تک صراط مستقیم پر رہی۔ اور آخر قانون قدرت کے مقتضیٰ سے طبعی طور پر انقلاب آیا پہلے مذہب اور اخلاق میں پھر لازماً حکومت

اور پاس کرنے کے وقت ان کی ضمیروں نے یقین دلیا کہ یہ مبارک تجویز ہے - اور ضرور عمل میں آجائیگی اور اس تاریکی کے وقت میں یہ تجویز نور کا کام دیگی پھر اس پیچدار بات کا مطلب سوا اس کے کیا ہو سکتا ہے کہ جزئی فروعی اختلافات کا مذکور ہی درمیان نہ آنے پائے - مگر یہ ناممکن ہے اور ابد تک ناممکن ہے - پھر کیا ندوہ یقین کرتا ہے کہ ایک عالم یا عالموں کے اپنے منصوبے اور جوڑ توڑ ایسے تتر بتر ہو چکے ہوئے گلہ کو ایک میدان میں ایک عصا کے نیچے فراہم کر لینگے اور کیا کوئی اس کی نظیر ہے اسلام اور مسلمانان کی تاریخ میں بجز اس مبارک قرن کے جس میں لا معلوم زمانوں کے مختلف الآرا دشمن جانی دوست بنگئے - اگر واقعی یہ احساس ندوہ کے دردمند دل کو ہوا ہے کہ اس اختلاف سے اسلام کی جڑ کھوکھلی ہو گئی ہے - اس کے علاج اور تدارک مافات کے لئے سچی اور حقیقی راہ پر قدم مارنے کی فکر کرے اور اگر علی گڑھ کے کانفرنس کی طرح رزولوشن بازی ہی مقصود ہے تو وہ بلنے اور اس کا کام پانچوں مقصد بھی میں نہیں سمجھ سکتا - جذبات کے مغلوب اور پُر جوش لوگ کیوں کر اس کام سے عہدہ بر آ سکتے ہیں - اس مقصد کا اور چھٹے مقصد کا انجام اور مطلب ایک ہی ہے - احقاق حق اور ابطال باطل کیلئے

ہے اور کن ذریعوں سے ہو سکتا ہے ندوہ نے بیان نہیں کئے اور ممکن ہے بلکہ یقین ہے کہ ان مشکلات پر کبھی غور بھی نہ کی ہو گی - جو اس راہ میں راستبازوں کو پیش آتی ہیں - آج وہ کون حق ہے جسے وہ پیش کرنا چاہتے ہیں اور وہ کونسا باطل ہے جس کو تباہ و نابود کرنا چاہتے ہیں - سب سے بڑا اور اعلیٰ حق یہی ہے کہ خدا کی صفات کاملہ میں کسی مخلوق کو شریک نہ سمجھا جائے - اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو خدا کے بعد تمام مخلوقات سے برتر مانا جاوے لا انتہا مسلمانوں نے حضرت عیسیٰ کو ابدی زندہ اور محیی اور ممیت اور شافی اور غیب داں خدا تعالیٰ کی طرح مان رکھا ہے اور یوں اس کی الوہیت کو تسلیم کر کے نصرانیوں کے شرک عظیم کی مدد کر رہے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت اہانت اور تذلیل کی جاتی ہے کہ وہ مردہ زیر زمین مدفون ہیں - اور حضرت عیسیٰ زندہ آسمان پر موجود ہیں - عیسائیوں کے ہاتھ میں یہ کاری حربہ خود مسلمانوں نے دیا ہے جس سے عیسائی خود اُن کو ذبح کر رہے ہیں - چنانچہ تھوڑے دن ہوئے لاہور کے بشپ بہادر نے اپنے ایک لیکچر میں جس کے سامعین میں سینکڑوں مسلمان تھے مسلمانوں پر خود ان کے اس مسئلہ سے حجت ملزمہ قائم کی اور کہا کہ ایک مٹی میں مل گئے ہوئے انسان میں اور آسمان پر بیٹھے ہوئے وجود میں کوئی فرق بھی تو ہے! اور آخر اس سے مسیح کی الوہیت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین پر استدلال کیا اور اس اعتقاد کے رکھنے والوں میں سے ایک نے بھی اُٹھ کر اس کے دانت نہ توڑے - اور مسیح کی عزت اور رسول کامل خاتم النبیین کی ذلت کو شیر مادر کی طرح پی گئے - ہاں تو کیا ندوہ طیار ہے کہ اس حق کا احقاق کرے اور بڑا باطل اس وقت حضرت مسیح کی زندگی کا اعتقاد ہے جس سے کروڑوں آدمیوں نے انھیں خدا بنا رکھا ہے - اور اس اعتقاد کی اشاعت میں حد سے زیادہ جوش اس انسان کی پرستار قوم کے دل میں ڈالا گیا

ہے سب سے بڑا فتنہ جس کی نسبت قرآن نے کپکپا دینے والے الفاظ میں خبر دی کہ تکاد السموات یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ھدا ان دعوا للرحمن ولدا - اور بڑا بھاری مفسدہ جس نے پاکیزگیوں اور راستیوں یا یوں کہو کہ اسلام کی جڑ کھوکھلی کر دی ہے فتنہ عیسیٰ پرستی کا ہے اور اس کی جڑ ہے عیسیٰ کی زندگی یعنی جسد عنصری کے ساتھ آسمان پر زندہ جانا اس کا مان لینا اس کی جڑ کا ٹنا اسلام کو سر سبز کرنا اور مسیح کو مردہ ثابت کرنا اسلام میں روح پھونکنا ہے - یا ندوہ ناواقف نہیں یا کم سے کم کوئی ایک فرد اس کا تو ضرور واقف ہو گا کہ چھ کروڑ سے زیادہ رسالے اور کتابیں عیسیٰ پرست یا مردہ پرست قوم نے اسلام اور پیغمبر خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین و تذلیل و تضحیک میں لکھی ہیں اور یہ دجل اور سفید جھوٹ - کنواریوں کے خدروں تک میں داخل ہو گیا ہے اور ایک آشوب رستخیز اس سے برپا ہو گیا ہے - کیا ندوہ اس باطل کے زہریلے سانپ کا سر کچلنے کو طیار ہے - پھر بہت عظیم الشان حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی ذات میں کوئی نقص اور عیب روا رکھا نہ جائے اس کی پاکذات کی نسبت اعتقاد رکھا جائے کہ وہ ہمیشہ سے متکلم اور مدبر بالارادہ متصرف اور سمیع و بصیر ہے - اس کی صفت تکلم پر کسی زمانہ میں مہر نہیں لگ سکتی - اس لئے کہ یہ اس کی شان میں منقصت کو روا رکھنا ہے - اس لئے اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم کی دعا میں صاف ارشاد فرمایا ہے کہ منعم علیہم جماعت کے تمام کمالات کے دروازے سدا کھلے رہینگے - اور تاکید فرمائی ہے کہ سب مسلمان یہ دعا مانگا کریں اور بڑا انعام اس کا وہ فیوض اور برکات ہیں جن کا نام ہے مکاشفہ اور وحی اور رویائے صادقہ اور یہی ورثہ ہے ان لوگوں کی جن پر انعام کیا گیا - اس لئے کہ اس انعام کے بغیر وہ یقین اور زندہ ایمان مل نہیں سکتا جو گناہ کے پُرزور جذبات پر انسان کو غالب کر دے - اور اگر ایک طرف تو ان

* میں ناظران ندوہ کو متوجہ کرتا ہوں مسٹر شاہدین بیرسٹر ایٹ لا (حال جج چیف کورٹ لاہور) کے اس لیکچر کی طرف جو آپ نے علیگڑھ کالج کے بانی کے عرس پر لاہور میں دیا اور جسے مختصراً سول ملٹری گزٹ نے ۱۹ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء کے پرچہ میں چھاپا ہے اس بیرسٹر کو مسلمانوں کی ذریت کا تربیت کنندہ اور قابل فخر نمونہ کہا گیا ہے اس کی بڑائی کو ایجوکیشنل کانفرنس نے بھی اپنی اعلیٰ پاک مسند پر جگہ دی اور سرفراز کیا خدا کا خدا کے برگزیدہ رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام انبیاء اور اولیاء امت کا اور بالآخر دین حق کی عزت کا واسطہ دیکر میں ندوہ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ اس لیکچر کو پڑھیں اور غور کریں کہ کیا اسلام کی عزت اور نبی عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کھوئی ہوئی عزت ان لیکچراروں اور قوم کے مایوسوں سے پھر بحال ہو گی - اور کیا ندوہ اس لیکچرار کے فعل اور قول سے متفق ہے - اور اگر مخالف ہے تو اس کا اثر قوم کی نئی ذریت کے دلوں سے مٹانے کے لئے اس نے کیا انتظام کیا ہے اور کیا اس اجلاس میں اس پر نوٹس لیا گیا ہے - گر ایسے سے کام بنتا ہے تو پھر وہ جائے اعتنا کہاں

باتیں اور یہ مقاصد سرسبز ہو سکتے ہیں۔ ان تجویزوں سے اور ان خود تراشیدہ منصوبوں سے جو اختیار کئے گئے ہیں اخلاق نبوی کن ذریعہ اور اسوہ سے سکھائے جائیں۔ کون مرد مزکی اور مطہر اور صاحب قوت قدسیہ اور صاحب نشان دکھلایا ہے جو ان اخلاق کو سکھلائے۔ کیا ممکن ہے کہ ان اخلاق سے متخلق ہوئے بغیر اور ان صفات کاملہ حسنہ سے متصف ہوئے بدون کوئی دوسروں کے تزکیہ اور تعلیم کا متکفل ہو سکے۔ اخلاق ہیں وہ سب شیریں و افضل ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک میں دکھائے گئے اور جو قوم بننے کے لئے ضروری اور بنیادی پتھر تھے اور جیسا ہم بیان کر چکے ہیں آپکو علمی اور عملی رنگ میں خدائے حکیم نے وہی اخلاق اور صفات بخشے جو اس جہان کے انتظام اور اصلاح کے لیے ضروری اور دوسرے عالم کی طیاری اور جنت کے حاصل کرنے کے لئے موزوں اور مناسب تھے۔ بڑا سوال یہ ہے کہ ندوہ کس کو پاکیں کو پیش کرتا ہے جو محمدیت کے بروز اور مظہر ہونے کا مدعی ہے اور اگر یہ اصلاح کرنی معلوم ہے تو یوں ہی کہ آپ کا سچا خلیفہ کونسا ہے جسے پیش نظر رکھ کر ندوہ کو امید دلائی گئی ہے کہ وہ مقصد اس سے حاصل ہو جائیگا۔ فرعی اور جزئی اختلافات اور تنازعات مٹائی جائیں۔ کیونکر اور کس ذریعہ سے یا کس کے ذریعہ سے کیا کوئی ایسی ترکیب مگر دل کش آواز رکھتا ہے جو قوم کے خطرناک جھگڑوں میں بہت جلد [illegible] ہلم الی الہدیٰ و اتا فتیکم [illegible] اور اس آواز کے سنتے ہی سب جوش سرد پڑ جائیں اور تلواریں میانوں میں کر لی جائیں۔ اور منافرت اور مباغضت معانقہ اور مصافحہ سے بدل جائے۔ عادت اللہ نے دکھایا ہے کہ ایک وجود مفترض الطاعت اور مطاع باذن اللہ کے سوا کبھی اس آگ پر پانی نہیں پڑا جسنے کبھی ہزاروں خاندانوں کو راکھ کر ڈالا تھا۔ اور اب پھر ہماری قوم کے خرمن میں لگ رہی ہے۔ بہتوں نے منہ کی پھونکوں سے اور بعضوں نے آستینوں سے اس آگ کو بجھانا چاہا۔ مگر خدا کا قانون قدرت

کسی کے لئے کیونکر بدلجاتا۔ وہ کیونکر بجھتی جب تک آسمانی پانی اس پر نہ پڑتا جس کی فطرت آتش کے لئے بنائی گئی ہے اور جس کے برسنے کے بعد سچی اور صاف آواز آتی ہے وکنتم علیٰ شفا حفرۃ من النار فانقذکم منہا اور فاصبحتم بنعمتہ اخوانا۔ یاد رکھو اگر آج زہر وہی پھیلی ہوئی ہے اگر وہی مفاسد اور عیوب قوم میں پیدا ہوگئے ہیں جو اس وقت تھے جبکہ پاک اور مقدس ہادی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوا تو آج بھی پھر اسی کے دوبارہ آنے کی ضرورت ہے جو اس وقت اصلاح قوم کے لئے قائم ہوا اور جس نے اپنی عملی کامیابی پر مہر لگا دی۔ عجیب بات ہے اور ہمارے علماء پر اور بھی تعجب ہے کہ وہ کیوں اس سہل بات کو نہیں سوچتے کہ اتنا تو تسلیم کر چکے ہیں کہ اس جاہلیت نے پھر دوبارہ دنیا میں سر نکالا ہے مسجدوں اور خانقاہوں میں عجائب خانوں کی طرح انسانوں کے ڈھیر بھرے ہوئے ہیں مگر روح نہیں۔ خدا تعالیٰ پر وہ ایمان نہیں وہ راستی اور تقویٰ و طہارت نہیں وہ شریعت حقہ کی پابندی نہیں۔ بیباکی اباحت۔ دہریت اور فسق کا مرض عالمگیر ہو رہا ہے پھر باوجود اس بات کے تسلیم کرنے کے اور مرض کے تشخیص ہو جانے کے الٹا علاج کیوں کیا جاتا ہے۔ کیوں اسی پہلے نسخہ کی طرف توجہ نہیں کیجاتی *

اور اگر یہ مقصود ہے اس اختلاف کے مٹانے سے کہ سب لوگ نفاق اور مداہنہ سے زندگی بسر کریں اور عقائد اور ایمانیات کی عصبیت اور جوش کی گردن مار دیں۔ ایک محمود آباد کا راجہ سینہ میں خدا کے قدوسیوں کا بغض اور عداوت اور جوش بھرا لیکر ندوہ کا پریزیڈنٹ ہو اور وہاں ان قدوسیوں کے ذکر سے زبان آشنا نہ ہو تو کامیابی معلوم بڑی غلطی ہے یورپ کی نظیر کو پیش کرنا ان لوگوں کا معاملہ اور ہے اور تمہارا معاملہ جن کو روشن کتاب اور باہرہ حجت دی گئی اور ہے تم اس کتاب کے اصول کو قائم کرنے اور نبی کریم کی سچی عزت

کو بحال کرنے کے بغیر کبھی سرسبز نہ ہو سکو گے۔ ان بیہودگیوں اور تعالیوں سے یقیناً خدا کا غضب بھڑکیگا۔ سب سے پہلے مداہنہ کی تدبیر پر عمل کرنیکا میلان اس شخص میں پیدا ہونا چاہیئے تھا اور تمہارے عملی زعم کے موافق سے ضروری تھا جسکو غیور خدا نے کہا ودوا لو تدھن فیدھنون میں ندوہ کے اس عالمانہ فقرہ کا مطلب سمجھ نہیں سکا کہ فرعی اور جزئی اختلاف کو مہذب الفاظ اور مہذب پیرایہ میں ظاہر کیا جائے۔ مسلمانوں کے عقائد اور مذہب اور ایمان کی دلوں میں بچی ہوئی باتوں پر کچھ اچھا جائے اور پھر ایک قوم بن جائیں اور اشتعال میں نہ آئیں یا منت سماجت کرکے اور ہاتھ جوڑ کے ہر ایک مذہب اور مشرب کو کہہ دیا جائے کہ عیسیٰ بدین خود موسیٰ بدین خود۔ وہ کونسے الفاظ ہیں اور مہذب الفاظ جیسے مثلاً منکران خلفاء راشدین کو سمجھایا جائیگا کہ تمہاری راہ درست نہیں اور تم خدا کے فعل اور قول کا اختلاف کرتے ہو۔ جبکہ وعدہ استخلاف سے جو خدا کا قول ہے اور حضرت صدیق کو خلیفہ بلا فصل بنا دینے سے جو خدا کا فعل ہے منہ پھیرتے ہو یا فریق ثانی کو کہا جائیگا کہ امامت بلا فصل لاریب حق حضرت علی کا تھا۔ مگر وہ ناتوان تھے بیکس تھے۔ ناچار ان کا حق غصب کیا گیا اور ایسا ہی مقلدوں اور غیر مقلدوں کے نزاع کا فیصلہ کیا جائیگا۔ اور وہ کونسے مہذب الفاظ ہیں جن کی وساطت سے بڑی ملائمت اور ملاطفت کے ساتھ ایک خوفناک سکول کی پیرو یا مداح ذریت کو کہا جائیگا کہ نمازوں کی پابندی ضروری شے ہے۔ اور روزے خدا تعالیٰ کا فرض ہیں انسان مسلم پر اور سچی طہارت اور تقویٰ اور خشیت اور انابت ایک مسلمان کا تمغہ ہیں۔ یہ اباحتی اور بے قید زندگی جو تم نے اختیار کر رکھی ہے اور صورت و سیرت سنت حقہ محمدیہ کے خلاف بنا رکھی ہے یہ مناسب نہیں۔ میں بادب ندوہ کے محترم علماء سے پوچھتا ہوں کہ وہ اسلوب اور منہاج تو ازراہ کرم بیان فرمائیں جن سے وہ فرعی اور جزئی اختلاف کو مٹائینگے۔ کیا اس لفظی تجویز کو پیش کرنے

* نوٹ ملاحظہ ہو صفحہ ۸ کالم اول کے آخر حصہ میں۔

فیوض پر مہر لگ چکی تھی اور خداتعالیٰ کی وہ صفات اس حد تک پہنچ کر ساکن ہو گئیں تھیں تو پھر یہ دعا نعوذ باللہ ایک دھوکہ اور جھوٹے دل خوش کن الفاظ سے زیادہ نہیں ہوگی۔ اور یہ منقصت ہے صفات باری تعالیٰ میں۔ اور یہ اعتقاد کرنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو گئی اور اس کے ساتھ آپ کے تمام فیوض اور برکات بھی منقطع ہو گئیں اور آئندہ کے لئے نعوذ باللہ دوسرے لوگوں اور مذہبوں کی طرح آپ کی نبوت بھی مر گئی اور آپ کی صفات عالیہ اور برکات اسنی کی قائم مقامی یا مظہر و بروز کی راہ بالکل مسدود ہو گئی اس دعا اھدنا الصراط المستقیم کی تکذیب ہوگی اور خداتعالیٰ کی پاک اور کامل صفات کی سخت ہتک ہوگی۔ اور خداتعالیٰ کی پاک اور کامل صفات کی سخت ہتک ہوگی اور بڑا بھاری حق یہ ہے کہ خداتعالیٰ کے ملائکہ واقعی خارج میں ایک ہستی ہے جسے خدا نے ایمانیات میں داخل کیا ہے۔ اور جبرئیل علیہ السلام ملک ثانی ایک قوت قوائے انسانی میں سے نہیں۔ بلکہ ایک جدا مخلوق ہے اور قانون قدرت کے موافق خدا کے یہ وسائط ہیں اور یہ وسائط ایسے ہی ہیں جیسے جسمانی عالم میں خدا کے فیوض اور فضلوں کے پہنچانے کے لئے قوائے طبعی مثلاً چاند سورج ستارے اور دیگر مادی اشیاء وسائط ہیں۔ اور یہ وسائط خداتعالیٰ کی صفات کاملہ اور توحید کی شان پر کوئی ذرا حملہ نہیں۔ اور بڑا حق یہ ہے کہ دعا حق ہے۔ اور ایک سبب قوی ہے منجملہ ان اسباب کے جو مقاصد مطالب کے برلانے کے لئے خداتعالیٰ نے حسب قانون قدرت بنائے ہوئے ہیں۔ اور دعا لاریب ایک علت قویہ ہے معلومات کے لئے اور بقول ایک سطحی خیال کے زمینی آدمی کے نری خوش کن خشک عبادت نہیں۔ اور مثلاً بڑا حق یہ ہے کہ خدا کے رسولوں اور ماموروں اور مبعوثوں کے صدق کے بڑے بھاری نشان اور علامت معجزات اور خوارق آیات ہیں۔ اور وہ ہیں اقتداری پیشگوئیاں جو علوم غیبیہ پر مشتمل ہوتی ہیں اور سب سے ان کے خدا کا مخفی اور نہاں در نہاں چہرہ اس جہان میں کبھی نظر نہیں آسکتا۔ کیا ندوہ تیار ہے کہ ان حقوں کا احقاق کرے۔ اور ان کے مبطلوں کا سر کچلے۔ بہت خوب اگر ایسے بھاری کام کا بیڑا ندوہ نے اٹھایا ہے تو خدا مبارک کرے مگر افسوس اب تک تو ندوہ کی رفتار اس راہ پر نظر نہیں آئی۔ جو احقاق حق اور ابطال باطل کی ایک ہی مستقیم راہ ہے۔ پھر سوال یہ ہے کہ کیا دکھا کر احقاق حق اور ابطال باطل کرینگے اور ان خطوں میں جہاں تک اسلام کا [illegible] نہیں گیا کونسی فضیلت اسلام کی اور دوسرے مذاہب باطلہ اور اس میں مابہ الامتیاز پیش کرینگے۔ تمام مذاہب باطلہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان کے مذاہب اور مذاہب کے انصار و خدام اقتداری نشان دکھانے سے قاصر ہیں اور وہ اسی یقین کو شائع کرتے ہیں کہ خوارق عادت کا وجود پچھلے زمانوں کے لئے تھا۔ اب نہ کوئی اس کی ضرورت ہے اور نہ کسی میں قدرت ہے۔ اور اس وقت تمام مسلمان بھی یہی اعتقاد رکھتے ہیں کہ کمالات نبوت سب ختم ہو گئے اب نہ تو غیب کے حقائق پر مشتمل اقتداری پیشگوئی کوئی کر سکتا ہے اور نہ ہی اس کی راہ مفتوح ہے۔ خدا کی صفت کلام اور وحی اور الہام پر مہر لگ چکی ہے ایک نیچری پیر مرد جیسے اس حقیقت حقہ سے منکر ہے جو کہتا ہے کہ کمالات نبوت میں کسی کو سچا جانشین جاننا شرک فی النبوت ہے۔ اور در حقیقت نبوت کو خشک بے اثر اور متعدی اور مردہ مان کر شرک عظیم کا مرتکب ہو چکا ہے۔ اور اپنی تحریروں میں مجنون اور نبی کے تخیلات میں کوئی واضح فارق اور عملی امتیاز نہ دکھا سکنے سے اس بات کا مجرم ٹھہر گیا ہے کہ نبی کو فوق عادت پائے کا انسان ثابت نہیں کر سکا۔ ویسے ہی اہل حدیث اور دیگر مسلمان قولاً یا عملاً اس کے منکر ہیں اور بڑے جوش سے اقرار کرتے ہیں کہ خلافت محمدیہ یا بروز محمدی یا زندہ نبوت بے معنی اور بے ضرورت باتیں ہیں۔

دوسرے مذاہب مثلاً عیسائی اور آریہ بھی اپنے مذہب کی صداقت اور حقیقت کے لئے دلائل دیتے اور ہزاروں صفحے سیاہ کرتے ہیں اور تقریروں میں بھی ان کی زبانیں تھکنے میں نہیں آتیں اسی طرح مسلمان بھی لفظی دلائل اور مباحثات پر اکتفا کرنے کے بغیر اور کوئی چارہ نہیں دیکھتے۔ اب سوال یہ ہے کہ اسلام میں اور ان مذاہب میں مابہ الامتیاز کیا ہے جیسے بے فیض اور خشک اور بے برکت وہ مذاہب باطلہ ہیں ویسا ہی اس رنگ میں اسلام ہوا ایک ہی مابہ الامتیاز تھا یعنی زندہ خدا کا نشان جس کے دکھانے کی توفیق باطل کے پرستار ہاتھوں کو کبھی نہیں دی گئی اور نہ دی جائیگی۔ جیسا کہ خدا کی پر حکمت کتاب فرماتی ہے۔ عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضے من رسول سو اس کے وجود سے تمام بے برکت اور استخوان پرست قوموں کی طرح محرکان ندوہ اور دیگر مسلمان بھی منکر ہیں جبکہ یہ حال ہے تو اب میں ندوہ سے بادب عرض کرتا ہوں کہ آپ یورپ میں سید احمد خاں والا اسلام پیش کرینگے جس میں خدا کو محض بیکار اور عضو معطل دکھایا گیا ہے۔ وحی سے انکار۔ دعا سے انکار۔ ملائکۃ اللہ سے انکار اور خدا کی پیشگوئیوں اور خوارق عادات سے انکار ہے اور قرآن کریم کو ایک روکھی اور پھیکی کتاب ثابت کیا گیا ہے۔ یا کیا آپ اہل حدیث والا اسلام پیش کرینگے جیسا کہ اہل حدیث کے ایک ایڈووکیٹ نے لاہور کے جلسہ اعظم مذاہب میں کہا اور افسوس سے اعتراف کیا کہ اب اسلام میں کوئی ایسا شخص نہیں جو کوئی مقتدرانہ نشان دکھا سکے اور خرق عادات امور اس کے ہاتھ پر ظاہر ہوں۔ اس طرح اس نے اسلام کو پورا بے برکت اور بے اثر ثابت کیا یا آپ ان سجادہ نشینوں اور فقرا اور صوفیوں کا اسلام پیش کرینگے جنہوں نے باوجود اقرار کرنے ختم نبوت کے ہزاروں نبوتیں تراش لی ہوئی ہیں۔ اور خاتم النبیین کی سنت ثابتہ صحیحہ کو چھوڑ کرا

انتہا بدعات کے بتوں کو سجدہ کر رہے ہیں پھر میں باادب پوچھتا ہوں کہ از راہ کرم اتنا تو فرمائیں کہ وہ کونسا مابہ الامتیاز نور آپ کے پاس ہے جسے لیکر آپ ان خطوں میں جائینگے جہاں ابتک اسلام کا نور نہیں پہنچا۔ اور لوگ شناخت کر لینگے کہ آپ بلاریب ایک صادق اور زندہ اور بابرکت مذہب لائے ہیں اور یقین کر لینگے کہ ان کے مذاہب اس کے مقابل مردہ اور الٹے ہیں کیا آپ حنفی مذہب کی اشاعت کرینگے یا مالکی کی۔ شافعی کی یا حنبلی کی۔ پھر یہ بھی لازم ہوگا کہ معاً چشتی مشرب کی تائید ہو یا نقشبندی کی یا قادری کی یا اور دیگر مشربوں کی۔ پھر یا سنیوں کے یہ مجموعے ساتھ لے جائینگے یا شیعوں کے قصص و روایات کے مولفات۔ غرض اس قدر اختلافات میں آپ میں کس فرد یا قوم نے کوئی روشن فیصلہ کی راہ طیار کی ہے۔ جسے بغیر قوموں کے آگے پیش کرینگے۔ اور اگر ندوہ کے پاس ہنوز تاریک اور بے مغز لفظ ہی ہیں اور تحیر کے دریا میں غوطے کھا رہے ہیں تو کیا وہ ایک صادق اور حقیقی رہبر کی آواز سننے کے لئے تیار ہیں جو خدا کی طرف سے حکم اور مامور ہو کر ان اختلافات کی نار سے بچاتا اور قرآن کریم کا وہی پہلا حبل متین ہاتھ میں دیتا اور ایک قوم بناتا ہے ندوہ کو معلوم ہوگا کہ آج کل امریکہ میں ایک شخص جان الگزینڈر ڈوئی نام دعوی کرتا ہے کہ وہ الیاس ہے وہ دوا کا منکر ہے اس کا گمان ہے کہ وہ دعا سے لوگوں کو اچھا کرتا ہے وہ اپنے اخبار اور رسائل میں جن کے بہت سے نمبر ہمارے پاس موجود ہیں ہزاروں آدمیوں کی شہادتیں درج کرتا ہے جو اس کے زعم میں اس کی دعا کے وسیلہ مختلف بیماریوں سے اچھے ہوئے۔ یہ شخص دوسرے عیسائیوں کی طرح پورا ظالم مشرک ہے اور مردہ خدا کی الوہیت اور کفارہ کیطرف دعوت کرتا ہے۔ اور اپنے باطل کو زینت دار الفاظ سے سجاتا ہے۔ عجیب بات ہے کہ بیماریاں بھی وہ پیش کرتا ہے جو نہایت خفیف اور آسان علاج پذیر ہیں اور اپنی دعا کو ان کا چارہ کار بتاتا ہے۔ اب کون فیصلہ کرے کہ فلاں شخص درحقیقت اس کی دعا سے اچھا ہوا۔ یا یوں ہی خود بخود صحتیاب ہو گیا اب اس

قوم کے باطل کا ابطال کس ذریعہ ہو سکتا ہے اور کونسا مذہب حق ان کے مذہب کے مقابل پیش کیا جا سکتا ہے جس کی نسبت صریح دعوی ہو سکے کہ یہ واقعی مذہب حق ہے اور اس کی سچائی کا یہ معیار اور اس میں اور اس کے غیر میں یہ مابہ الامتیاز ہے اس کا جواب بجز اس کے اور کچھ نہیں ہو سکتا کہ مقتدر خدا کا زندہ طریق ثابت کرنے کے لئے از بس ضروری ہے کہ یہ دکھایا جائے کہ اس کے فیوض اور برکات زندہ اور دائمی ہیں اور اس امر کا ثبوت بجز اقتداری اور قاہرانہ پیشگوئیوں اور خوارق عادات امور کے اور کچھ نہیں*

کیا ندوہ کے علم میں کوئی ایسا شخص ہے جو یہ دعوی کرتا ہو کہ اسلام زندہ مذہب ہے اسلام کا خدا زندہ۔ اسلام زندہ۔ اسلام کا نبی کریم زندہ اسلام کا مرکز بیت اللہ زندہ۔ اسلام کی بولی عربی زندہ۔ قرآن نے جو خوارق اور پیشگوئیوں کا علم بیان کیا ہے اس کا سلسلہ ابتک زندہ ہے اور قیامت تک زندہ رہے گا۔ یہ بات کسی کتاب کے مردہ اور بے برکت اور مسوخ اور مجذوم ہونے کے نشانوں سے ہے کہ اس کے مندرجہ معجزات اور خوارق بطور قصہ اور کتھا کے رہگئے۔ اور اب ان کا نمونہ دنیا میں موجود نہیں اور درحقیقت قابل تمسخر اور مضحکہ کے وہ مذہب اور کتاب ہے جو یہ دعوی کرے کہ اس کے برکات پہلے تو تھے مگر پھر بند ہو گئے ہیں۔ اور نہ اس وقت نہ تو کوئی موجود ہے اور نہ ایسا شخص کبھی پیدا ہو سکتا ہے جو ان برکات اور انعامات کا حصہ دار ہو اور دوسروں کو دے سکے اور دشمنان اسلام کو دکھا سکے جو پہلے

---

* آخر غیرت الٰہی نے اس سیاہ دل مشرک کے چارہ کار کے لئے اپنے صادق خلیفہ حضرت مسیح موعود کے دل میں جوش ڈالا۔ آپنے ایک بڑا زبردست اشتہار اسلام کی حقیت اور نصرانیت کے بطلان کے اظہار کے لئے لکھکر اس باطل کے پرستار کو مقابلہ کے لئے بلایا ہے۔ اور لکھا ہے کہ ہم دونوں سے جو کاذب ہوگا وہ صادق کے سامنے ہلاک ہوگا کیا ندوہ اس حربہ کے سوا کوئی اور حربہ باطل کے مقابل پیش کر کے فتحمند کہلا سکتا ہے

راستبازوں کو دی گئیں۔ افسوس رونے اور دانت پیسنے کا مقام ہے کہ ایک مردہ اور جلد فنا ہو جانے والی اور مسوخ ہو جانے والی کتاب توریت کے اتباع اور فیض تعلیم سے بیسیوں راستباز اور منعم علیہم موسیٰ علیہ السلام کی مانند ہوئے۔ اور خدا نے ان سب برکات و فیوض کا وارث انھیں کیا جو حضرت موسیٰ کو دی تھیں مگر خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انفاس قدسیہ اور خاتم الکتب قرآن کریم کی یہ تاثیر اور یہ برکت کہ بدقسمتی سے وہ سارا سلسلہ ہی ختم ہو گیا اس لئے کہ نبوت پر مہر لگ گئی اور اس طرح وحی کا تار بند ہو گیا۔ پیشگوئیوں اور خوارق عادات کا اظہار بند ہو گیا۔ مصالح الٰہیہ سے شریعت تو تکمیل پا کر بند ہو چکی تھی اور ضرور تھا کہ ایسا ہی ہوتا مگر انعامات اور برکات اور فیوض پر کیوں مہر لگ گئی۔ اللہ اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین کیا ہوئے آپ کے ساتھ ہی سارا تانابانا فیوض و برکات کا اُدھڑ گیا۔ اس صورت میں خدا تعالیٰ کے اس قول کے

انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون کے

کیا معنی ہوئے کیا آپ حفاظت سے لفظوں کی حفاظت مراد لیتے ہیں اور اس سے آگے تجاوز نہیں کرتے اگر یہی مراد ہے تو وہ موجود ہے پھر اس کے ہوتے قوم کیوں بگڑی اور کیوں لفظوں کی ذاتی تاثیر نے خود بخود قوم پر وہی اثر نہ کیا جو اس وقت نظر آگیا اور ایک زمانہ اس کا گواہ ہو گیا جبکہ قرآن کے عمل کا نمونہ صاحب کشش وجود موجود تھا ایسا نہیں بلکہ حفاظت سے مراد اس کی صورت و سیرت الفاظ اور معانی اور برکات اور تاثیرات اور فیوض سب کی حفاظت ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جس زمانہ میں انسانوں کی ایسی حالت ہو جائے کہ باریتعالیٰ کی ہستی کا انکار ہو جائے اس کی صفات پر اعتراض ہوں اور زمانہ پر فسق و فجور اور بطلان اور شیطان کا سیاہ سایہ پڑ جائے اور تمام صداقتیں اور حقائق حقہ استخفاف اور انکار کی نگہ سے دیکھے جائیں اور پست ہمت سفیہ دشمن قرآن پر زبان طعن دراز کریں اسوقت ایسا آدمی ضرور مبعوث ہوگا جو باطل کے ہر قسم کے حملہ کو دفع کریگا۔

اس لئے کہ اگر نعوذ باللہ یہ بات نہو تو اس میں اور دوسری مردہ کتابوں میں کوئی فرق نہوگا - یہ پہلا شخص ہے جس نے خدا کی اور تمام نبیوں کی خصوصیات کی یعنی وحی کی، مکاشفہ کی - رویا صالحہ کی - استجابت دعا کی اور پیشگوئیوں کی کھوئی ہوئی عظمت اور عزت بحال کی اور قدرت کی جبروت کا سکہ دنیا میں بٹھا دیا - اور ساری جہان میں ہزاروں اشتہار دیئے کہ اسوقت زندہ مذہب صرف اسلام ہی ہے - اور اس دعوے کے ثبوت میں وہ باذن اللہ تمام وہ برکات اور انعامات اور فیوض دکھا سکتا ہے جو گذشتہ راستبازوں کو دئے گئے اور اب بجز اسلام کے اور کسی مذہب میں ان کا نام و نشان نہیں - یہ پہلا شخص ہے جس نے عیسائی مذہب اور دوسرے ایسے باطل طریقوں کے استیصال کے لئے یہ حربہ نکالا ہے کہ زندہ اور سچی اور خدا کی کتاب کا یہ نشان ہے کہ وہ دعوی بھی آپ ہی کرے اور اس دعوی پر دلیل بھی اپنے اندر سے دے اس سے انجیل کی وید کی اور تمام ایسی مردہ کتابوں کی جڑ کٹ گئی - یہ پہلا شخص ہے جسنے اسوقت کی ساری قوموں پر نصرانیوں پر آریوں پر برہموؤں پر خدا تعالی کی حجت ملزمہ پوری کی - یہ پہلا شخص ہے جسنے اپنی بیعت میں یہ عظیم الشان فقرہ رکھا جو اس کے ہر ایک پیرو کو اقرار بیعت کیوقت منھ سے نکالنا اس پر عمل کرنا ضروری ہوتا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا جس طرح خدا نے قرآن کریم میں دو باتیں رکھیں تھی جن کے ذریعے سے وہ بابرکت اور ابدی کتاب ٹھہری یعنی عجیب تعلیم اور تعلیم کی حفاظت کے لئے اقتداری پیشگوئیاں وہی انعام اور برکت کا خلعت اسے پہنایا گیا جبکہ تعلیم میں دعوی تھا کہ اسپر چلنے سے خدا خوش ہوتا ہے اور اس کے پیروؤں کو اس جہاں کی اور آئندہ کی خوشحالی ملتی ہے اور اس کے خلاف کرنے یا انکار سے خدا کا غضب نازل ہوگا اور راستی کے دشمن تباہ ہوجا ئینگے اور وہاں دوسرے عالم میں دوزخمیں جلینگے - اس لحاظ سے ضروری تھا

کہ وہ انذار و تبشیر کے وعدے اس جہان میں بھی پورے ہوتے اور یوں آخرت کے عالم اور اس کے ایلام اور انعام کے ثبوت کے لئے بطور توطیہ اور تمہید کے ٹھہر جاتے - لاجرم خدا کے مبشر وعدوں کے مطابق گمنام اور ریگستان کے رہنے والے کسری اور قیصر کے خزائن اور ممالک اور ان کے سونے کے کنگنوں اور مصر و شام کے حور و قصور اور انہار اور غلمان کے مالک اور وارث ہوے - اس لئے کہ اس تمہید اور مقدمہ سے مہر لگ جائے اور دوسرے عالم کے مواعید صادقہ پر اور آپ کے اعدا تباہ ہوگئے اور اس دنیا کی نار یعنی جنگ کا ہیزم خشک بنگئے - اس لئے کہ سچے ثابت ہوجائیں اس عالم کے تمام خوفناک وعید اگر یہ دو باتیں نہوتیں تو غیب الغیب خدا کی صفات یعنی اس کی قدرتوں اور ارادوں پر ایمان اور اس دوسرے وراء الوراء عالم اور اس کے حالات و کیفیات پر یقین کبھی پیدا نہوتا - توریت و انجیل اور وید اور دوسری مردہ کتابوں میں یہی نقص تھا اور ان ہی دو باتوں کی کمی تھی جس کی وجہ سے یہود قیامت کے منکر ہوگئے اور آخر پچھلی دو قومیں بھی جیسی اصل میں ایک تھیں خدا اور دوسرے جہان کو پس پشت ڈالنے میں بھی ایک ہوگئیں اسی طرح اور اسی رنگ میں قرآن کی عزت کے لئے اسلام کی سچائی کو اس جہان کے دریدہ دہان منکروں پر ظاہر کرنے کے لئے خدا تعالی نے محمد احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی بروز احمد قادیانی کے ہاتھ پر نشان ظاہر کئے - چونکہ دو قومیں اس وقت سخت حملہ اور ظالمانہ رو اسلام پر کرتی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کی دل کو کپکپا دینے والی توہین کرتی تھیں اور خدا اور اس کے سچے وعدوں اور وعیدوں سے انھیں انکار تھا ان پر قیامت تک حجت پوری کرنے کے لئے بعد اتمام حجت کی یعنی اسلام کی تعلیم حق اور عجیب کو پیش کرنے کے بعد ان کے دو فردوں یا ظلم و شرک کے پرستاروں کی نسبت موت کی پیشگوئی کی اور آخر خدا کے قہر کی بجلی نے آتھم اور لیکھرام

کے خرمن ہستی کو جلا کر اس ہمارے زمانہ میں اسلام اور بانی اسلام کی صداقت اور حقیقت پر ویسی مہر لگائی جیسے کہ اس خیر القرون میں بدر کی پیشگوئی کے پورا ہونے سے لگی اور اس طرح سے ثابت ہوگیا کہ قرآن کریم کی تعمیل کے اقرار اور انکار میں وہی پہلے کی سی زندہ اور قاہرانہ تاثیر و برکت موجود ہے اس بات نے ایک عالم کو دکھا دیا کہ اس وقت ایک شخص ہے جو دشمنوں کے مقابل اسلام کی عزت کو قائم رکھتا ہے

غرض جو مقاصد اور اغراض ندوۃ العلماء نے اپنے اعلان میں لکھے ہیں اور الفاظ میں ان کے پورا ہونے کے لئے تڑپ اور گدازش ظاہر کی ہے اور دردناک الفاظ میں ظاہر کیا ہے کہ اسلام کی جڑ کھوکھلی ہوگئی ہے - اب حضرت غلام احمد قادیانی کے ذریعہ سے ان کے پورا ہونے کی سبیل خدا تعالی نے نکالی ہے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو خدا نے اندرونی اصلاح کے لئے مہدی موعود یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات بطور ظل کے دیکر بھیجا ہے - اور بیرونی حملوں کے دفاع اور ان کے مفاسد کی اصلاح کیلئے زمانہ موجودہ کے اقتضاء کے موافق آپکا نام مسیح موعود رکھا ہے - اب آپ کے وجود پاک میں وہ امام مفترض الطاعۃ موجود ہوگیا ہے - جس کے علم کے نیچے متفرق اور منتشر فرقے اکٹھے ہوکر دنیوی اور دینی ترقی کرسکتے ہیں - اس امین اور مامون پریذیڈنٹ کی صدارت کے نیچے کسی ممبر کی جرأت نہیں کہ اختلاف اور نزاع کی آگ کو بھڑکا سکے دنیا کو ایک پر سٹیم انجن کی ضرورت تھی جو مختلف گاڑیوں کو کھینچ سکتا سو اب وہ آسمان سے نازل ہوگیا ہے اب تمام برکات اور انعامات قوم کو اسی کے ذریعہ حاصل ہوسکتے ہیں اور وہ تمام روکیں اور موانع دور ہوسکتے ہیں جو قوم کی ترقی روحانی اور جسمانی کی راہ میں ہیں - ندوۃ العلماء اور دیگر انجمنوں کا فرض ہے کہ اس نافذ انسان کی آواز پر کان لگائیں بے اتفاقی اور اعراض کرنے سے وہ خدا کے نزدیک سخت ملزم ہونگے - ایک لاکھ تک اس سلسلہ کے خدام کی نوبت پہنچ گئی ہے - اور بہت سی

اور اسلام کی کھوئی ہوئی عزت کو بحال کریگا - اور یوں اس ذکر کی حفاظت ہوگی - ہاں میں پوچھتا ہوں کہ ندوۃ العلماء کوئی ایسا شخص دکھا سکتا ہے جس کو یہ اختیار بخشا گیا ہو اس لئے کہ حق کا احقاق اور باطل کا ابطال اور غیر خطوں اور ملکوں میں نور اسلام کا پہنچانا تو ایسے ہی شخص کا کام ہے خشک الفاظ اور بے برکت مُلّا مولوی اور مبتدع صوفی کا تو کام نہیں جبکہ ندوہ کے علم اور رسائی میں ایسا شخص نہیں تو اس نے ان مقاصد کی ترتیب کے وقت کیا سوچا کیا اتنے پر قناعت کر لی کہ شہر بشہر چند خشک اور بے برکت آدمیوں کا اکٹھا ہو جانا ہی اس کام کو پورا کر دیگا - افسوس ندوہ کی حقیقی ماں ایجوکیشنل کانفرنس نے بھی ان تیرہ یا کم وبیش برسوں میں بیشمار ریزولیوشن پاس کئے - اور بیشمار روپیہ برباد کیا مگر اصل مرض کی تشخیص اور حقیقی علاج کی تلاش میں ایک قدم بھی نہ اٹھایا قوم کو بیمار مانا اور مرض یہ قرار دیا کہ انگریزی اعلیٰ تعلیم کے نہ ہونے سے یہ مریض ہلاکت کے قریب آگیا ہے اسکا علاج علیگڑھ کالج یا ایسے انسٹی ٹیوشنوں کے سوا نہیں اور اسطرف کبھی التفات نہیں کیا کہ خدا کو ناراض کر کے یعنی حجت نیرہ کے ہوتے ہوئے قرآن کریم کے موجود ہوتے فسق وفجور کی راہوں کو اختیار کر کے اور شریعت حقہ کی پابندی سے منہ پھیر کر قوم کا یہ حال ہوگیا ہے اور ضروری تھا کہ ایسا ہوتا اس لئے کہ سورۃ فاتحہ کے اخیر میں مغضوب علیہم کے لفظ میں اشارہ ہوچکا تھا کہ ضالین یعنی نصاریٰ کے استیلا اور فتنہ کے وقت مسلمانوں کی حالت علمی اور عملی اور اخلاقی اور سیاسی بالکل یہود کی حالت کے مانند ہو جائیگی - چنانچہ خدا کے زندہ کلام کی یہ پیشگوئی صاف طور پر پوری ہوگئی اور اب کون کہہ سکتا ہے کہ قوم کے ادبار اور نکبت کی حالت ہر رنگ میں مضروب الذلت قوم یہود کی مانند نہیں - غرض مادہ پرست اور بالکل رو بدنیا اور آسمان سے قطعاً منقطع قوموں کی طرح محمڈن (اس بے ادبی اور گستاخی سے خدا کی پناہ) ایجوکیشنل کانفرنس علیگڑھ نے قوم کی تباہی کے محض زمینی اور مادی اسباب

قرار دیئے - اور میٹرلیسٹوں کی طرح معمولی اور ظاہری علت پر سر جھکا دیا - اگر میرے اس بیان میں اعتدا ہے تو مجھ سے زیادہ شکر گذار نہ ہوگا کہ جناب سید مہدی علی صاحب خدا کے حضور میں کھڑا ہونے کے ہول کو مدنظر رکھ کر حقیقت حقہ کے منہ سے نقاب کھولیں اور بالبداہت اسے ذہن میں رکھ لیں کہ ہم ان کے اجلاسوں کے نمائف پریزیڈنٹوں اور بہت سے محرکوں اور موئدوں کے حال وقال سے ناواقف نہیں - سوال یہ ہے کہ آیا یہ لوگ اپنے تقویٰ وطہارت اور اتباع رعایت - اور حقوق اللہ اور حق العباد کے لحاظ سے وہ لوگ ہیں جو قوم کے شیرازہ کے لئے ناقابل نقض تاگا بن سکتے ہیں - اور یہی لوگ اس زمانہ میں صحابہ کا بروز ہیں ؟ میں یقین کرتا ہوں میں نے مختصراً بیان کر دیا ہے کہ جب تک قوم کو ابراہیمی قبلہ کیطرف متفق کر کے متوجہ نہ کیا جائے اور سب سے پہلے یہ کام کیا جائے تب تک کچھ نہ ہوگا - اور میں نے دکھا دیا ہے کہ پہلے جب یہ قوم بنی تھی تو کن ذرائع اور اسباب سے بنی تھی اور اس کی اصلاح کے لئے کیا قانون بنایا گیا اور کیسا بابرکت اور زندہ نمونہ اس قوم کے سامنے پیش ہوا - اور اس مقنن اور ہادی کو کیا صفات اور خصائص دیئے گئے تھے جنسے قوم میں سچی اور لانظیر اطاعت کا مادہ پیدا ہوا اگرچہ ان میں ہر ایک بات طبعاً تفصیل اور بسط چاہتی تھی مگر مجھے مصلحت نے اختصار اور اجمال پر مجبور کیا - میں یقین کرتا ہوں کہ اس کے بعد ضرور یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ کارکنوں پر ایک مایوسی کا عالم طاری ہو سکتا ہے کہ اب کیا کیا جائے اور قوم کی اصلاح کے لئے ان صفات کا آدمی کہاں سے لایا جائے لہٰذا میں زیادہ دیر تک ڈسٹرکشن آمیز بیان کو معرض تحریر میں نہیں لانا چاہتا اور معاً سنا دینا چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق منہاج نبوت پر ایک سلسلہ قائم کر دیا ہے یا صاف لفظوں میں یوں کہدیا جائے کہ جیسا کہ زندہ خدا کی کتاب قرآن کریم نے سورہ جمعہ میں فرمایا تھا وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ یعنی وہ رسول پاک

جو امیوں میں مبعوث ہوا اور ان کا تزکیہ کیا اور کتاب اور حکمت انھیں سکھائی وہ ایک اور قوم کا بھی ویسا ہی معلم اور مزکی ہوگا جو ہنوز صحابہ میں شامل نہیں - اور اس غرض کے لئے اس کی بعثت ثانی ہوگی - اب اس وعدہ کے موافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ دنیا میں تشریف لائے ہیں - یا یوں کہو کہ حضرت غلام احمد قادیانی کے بروز میں جلوہ گر ہوئے ہیں - یا یوں سمجھ لو کہ خداوند علیم حکیم نے حضرت غلام احمد قادیانی کو وہی خو بو وہی برکات وہی انعامات اور وہی معجزات دیکر مبعوث فرمایا ہے۔

ازبسکہ زمانہ بگاڑ اور فساد میں اپنی اسی پہلی حالت پر آ گیا بلکہ فساد کیطرف زیادہ جھک گیا تھا - اور اسی تعلیم کی اسی قوت قدسی کی - ان ہی فیوض وبرکات کی ان ہی معجزات وخوارق عادات کی اور مقتدرانہ پیشگوئیوں کی ضرورت تھی اس لئے غیور خدا نے اس پاک اصل کے سچے ظل اور خلیفہ کو جو اس کی اتباع اور اس کے نام میں فانی ہوچکا ہوا ہے اور اپنا کچھ نہیں رکھتا اور اس کی تعزیز اور توقیر اور تبجیل میں ساتدن کوشش کرتا ہے وہ ساری قدرتیں اور طاقتیں دیکر دنیا میں بھیجا کہ از سر نو خدا کی حمد سے دنیا بھر جائے اور زہریلی سانپ کی کچلیاں نکال ڈالی جائیں سب سے پہلے اس شخص نے اور اسی نے یہ اصطلاح نکالی کہ جیسا خدا تعالیٰ زندہ اور قیوم ہے قرآن کریم بھی زندہ رسول ہے یعنی اسلام میں اور دیگر باطل مذاہب میں بڑا بین - مابہ الامتیاز یہی ہے کہ جن قدرتوں اور طاقتوں اور معجز نمائیوں کا دعویٰ کسی زمانہ میں ان مذہبوں نے کیا تھا اور اب وہ بے دست و پا اور بے برکت اور مردہ ہو گئے ہیں قرآن کریم کا حال ان کے خلاف ہے اس میں یہ برکت اور تاثیر اور روح حیات ہے کہ جن کمالات اور اقتدارات کا دعوے اس کے برکات کی وساطت سے ایک زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا وہ تاثیریں اور برکات اور فیوض اور نشانات ابتک موجود ہیں اور وہ قرآن کے سچے متبع کے ہاتھ پر ظاہر ہوتے ہیں۔

کتابیں عربی میں فارسی میں اردو میں - انگریزی میں اور لاکھوں اشتہار اس کی تائید میں شائع ہوئے ہیں قوم کے لیڈروں پر فرض ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی مسعود کے دعاوی اور دلائل میں غور کریں اور پھر یا تو تائید کریں اور اس پاک سلسلہ میں داخل ہوکر قوم کی ترقی کی فکر کریں یا اس کے استیصال کے لئے زور لگائیں اسلئے کہ اسلام کے ہزاروں فرد دن بدن اس میں داخل ہوتے جاتے ہیں اور اس سلسلہ کا دعویٰ ہے کہ بدون اس کے نہ اس جہان کی فلاح ہے اور نہ اُس عالم میں نجات ہے اور یوں ان دعاوی سے یہ سلسلہ دوسرے سلسلوں کی راہ میں سخت ٹھوکر اور روک ہو رہا ہے - اس کی تائید یا تردید سے اعراض یا تغافل کرنا مروّت سے بعید ہے - خدا کرے کہ ندوہ اور دیگر انجمنیں اس طرف توجہ کریں اور اول المومنین بنکر دوسرے لوگوں کے لئے بلکہ سارے جہان کے لئے سنت حسنہ کی بنیاد ڈالنے والے ہوں آمین!

حضرت مسیح موعود - اور آپکی جماعت کا مذہب

اس بیان کے بعد جبکہ قوم کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف دعوت کی گئی ہے اور ایک ہی راہ قوم کیلئے بابرکت اور چشمہ ہدایت تک پہنچانے والی بتائی گئی ہے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ان شرائط کو بھی پیش کیا جاوے جو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کے لئے ضروری ہیں اور چونکہ بدقسمتی سے بعض لوگوں نے جو اپنے آپکو علماء میں داخل کرتے ہیں ایسے خیرخواہ قوم اور ناصر اسلام کے حق میں فتویٰ کفر دیا اور عوام کو اس چشمۂ فیض تک پہنچنے سے روکا یہ کہکر کہ اس شخص کے عقائد نعوذ باللہ کفریہ ہیں - میں اس وقت ضروری سمجھتا ہوں کہ آپکا مذہب اور شرائط بیعت یہاں دیدوں جو لوگ چاہتے

ہیں کہ انھیں حق مل جاوے وہ حضرت مسیح موعود کی کتابوں کو پڑھیں انشاء اللہ حقیقت کھُل جاویگی چونکہ ندوہ کے اجلاس میں سید **رشید رضا** ایڈیٹر **المنار** مصر سے تشریف لائے ہیں اور ہمیں نہایت تنگ وقتیں ان کی

آمد کی اطلاع ملی ورنہ ان کی ضیافت طبع کے لئے بھی اس نمبر میں کافی سامان ہوتا اس لئے اس خیال سے کہ وہ کچھ فائدہ اٹھائیں حضرت کی ایک عربی تصنیف مواہب الرحمٰن میں سے آپکا مذہب درج کر دیا جاتا ہے یہ کتاب خصوصاً اہل مصر کیلئے لکھی تھی

انا مسلمون نؤمن بكتاب الله الفرقان ونؤمن بان سيدنا محمدًا نبيه ورسوله وانه جاء بخير الاديان ونؤمن بانه **خاتم الانبياء لا نبي بعده** الا الذي ربي من فيضه واظهره وعده ولله مكالمات ومخاطبات مع اوليائه في هذه الامة وانهم يعطون صبغة الانبياء وليسوا نبيين في الحقيقة فان القران اكمل وطر الشريعة ولا يعطون الا فهم القران ولا يزيدون عليه ولا ينقصون منه ومن زاد او نقص فاولئك من الشياطين الفجرة ونعني بختم النبوة ختم كمالاتها على نبينا الذي هو **افضل الرسل** الله ونعتقد بانه لا نبي بعده الا الذي هو من امته ومن اكمل اتباعه الذي وجد الفيض كله من روحانيته واضاء بضيائه انه خاتم النبيين وعلم المقبولين - ولا يدخل الحضرة ابدا الا الذي معه نقش خاتمه وآثار سنته ولن يقبل عمل ولا عبادة الا بعد الاقرار برسالته والثبات على دينه وملته وقد هلك من تركه وما تبعه في جميع سننه على قدر وسعه وطاقته ولا شريعة بعده ولا ناسخ لكتابه ووصاياه ولا مبدل لكلمته ولا قطر كزنه ومن خرج مثقال ذرة من القران فقد خرج من الايمان ولن يفلح احد حتى يتبع كل ما ثبت من نبينا المصطفى و

ترجمہ (اردو اس عربی عبارت کا یہ ہے) "ہم مسلمان ہیں خدا کی کتاب قرآن مجید پر ایمان رکھتے ہیں اور ہمارا ایمان ہے کہ سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے نبی اور رسول ہیں اور اُن کا دین سب دینوں سے افضل ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ وہ خاتم الانبیاء ہیں اور اُن کے بعد کوئی نبی نہیں مگر وہ شخص جس نے اُن کے فیض سے پرورش پائی ہو اور اُن کے وعدہ کے موافق ظاہر ہوا ہو اور خدا کلام اور خطاب کرتا ہے اس اُمت کے **ولیوں** کے ساتھ اور وہ انبیاء کے مثل بنائے جاتے ہیں اور حقیقی طور پر وہ نبی نہیں ہوتے - کیونکہ قرآن کریم نے شریعت کی تمام حاجتوں کو مکمل کر دیا ہے - اُن کو سوائے فہم قرآن شریف کے کچھ نہیں دیا جاتا - وہ نہ زیادہ کرتے ہیں اور نہ کم کر سکتے ہیں قرآن شریف میں سے کچھ اور جو شخص قرآن شریف میں سے کچھ کم و بیش کرے وہ شیطان اور بدکاروں میں سے ہے اور ہماری مراد ختم نبوت سے یہ ہے کہ تمام کمالات نبوت آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئے جو کہ تمام رسولوں سے افضل ہیں اور تمام نبیوں سے اکمل اور ہمارا اعتقاد ہے کہ آپ کے بعد کوئی پیغمبر نہیں لیکن وہ شخص جو کہ آپ کا اُمتی ہو اور آپ کی روحانیت سے فیض یافتہ کیونکہ آپ خاتم النبیین ہیں اور مقبولان الٰہی کے لئے نشان اور بارگاہ رب العزت میں کوئی شخص داخل نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ اُس کیساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر کا نقش اور پیروی کی سند نہو اور کوئی عمل یا عبادۃ قبول نہیں ہوگی جبتک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار اور آپ کے دین اسلام پر ثابت و قائم نہو اور وہ شخص ہلاک ہو گیا جس نے آپکو چھوڑ دیا اور بقدر طاقت وسعت تمام امور میں آپ کی پیروی نہ کی - کوئی شریعت

من ترك مقدار ذرة من وصاياه فقد هوى ومن ادعى النبوة من هذه الامة وما اعتقد بانه ربي من سيدنا محمد خير البرية وبانه ليس هو شيئا من دون هذه الاسوة وان القرآن خاتم الشريعت فقد هلك والحق نفسه بالكفرة الفجرة ومن ادعى النبوة ولم يعتقد بانه من امته وبانه انما وجد كلما وجد من فيضانه وانه ثمرة من بستانه وقطرة من تهتانه وشعشع من لمعانه فهو ملعون ولعنة الله عليه وعلى انصاره واتباعه واعوانه لا نبی لنا تحت السماء من دون نبينا المجتبى ولا كتاب لنا من دون القرآن وكل من خالفه فقد جر نفسه الى اللظى ومن انكر احاديث نبينا التی قد نقدت ولا تعارض القرآن مقدم على كل شی " انتہی بلفظہ الشریف از مواہب الرحمٰن مطبوعہ ۱۹۰۳ء مطبع ضیاء الاسلام قادیان صفحہ ۶۹ تا ۷۰۔

جدید آپ کے بعد نہیں اور نہ کوئی کتاب آپ کی شریعت اور کتاب کو منسوخ کرنیوالی ہو سکتی ہے اور کوئی شخص آپ کے کلمہ کو بدل نہیں سکتا۔ اور اب کوئی بات آپ کی بات جیسی نہیں ہوگی اور جس نے ایک ذرہ برابر قرآن مجید سے روگردانی کی وہ ایمان سے خارج ہو گیا اور ہرگز کوئی نجات نہیں پا سکتا جبتک کہ اُن تمام امور میں جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو چکے ہیں آپ کی پیروی نہ کرے اور جس نے ایک رتی بھر آپ کی وصیت کو چھوڑ دیا پس وہ گمراہ ہو گیا۔ اور جو کوئی اُمت محمدیہ میں سے دعویٰ نبوت کرے اور اُس کا اعتقاد یہ نہو کہ اُس نے یہ فیض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا ہے اور وہ یہ اعتقاد نہ رکھتا ہو کہ بغیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہ کچھ چیز نہیں ہے اور قرآن کریم خاتم شریعت ہے پس وہ ہلاک ہو کر کافروں اور بدکاروں میں جا ملا اور جس شخص نے دعویٰ نبوت کیا اور یہ اعتقاد نہ رکھا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمتی ہے اور یہ جو کچھ اُسنے حاصل کیا ہے آپ کا ہی فیضان ہے اور یہ ایک ثمر ہے آپکے ہی باغ کا اور ایک قطرہ ہے آپکی بارش کا اور ایک شعاع ہے آپکی شعاعوں میں سے پس وہ لعنتی ہے اور اور اُس پر اور اُسکے تمام انصار اور معتقدین اور متبعین اور تعلق داروں پر خدا کی لعنت ہے۔ ہمارے لئے بجز محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی پیغمبر آسمان کے نیچے نہیں اور کوئی کتاب بجز قرآن کریم کے نہیں پس جسنے قرآن مجید کی مخالفت کی اُس نے اپنے تئیں جہنم کیطرف کھینچا اور جسنے آپکی اُن احادیث صحیحہ کا انکار کیا جن کی تنقید ہو چکی اور قرآن شریف کے مخالف نہیں ہیں وہ شیطان کا بھائی ہے جسنے ایمان کو ضائع کر کے اپنے لئے لعنت خرید لی اور قرآن شریف ہر چیز سے مقدم ہے۔

اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔ اور ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے کہ ادنیٰ درجہ صراط مستقیم کا بھی بغیر اتباع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ راہ راست کے اعلیٰ مدارج بجز اقتدار اُس امام الرسل کے حاصل ہو سکیں کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزت و قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے ہیں۔ جو کچھ ملتا ہے ظلی اور طفیلی طور پر ملتا ہے۔ غرض ہمارا اُن تمام باتوں پر ایمان ہے جو قرآن شریف میں درج ہیں اور جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کیطرف سے لائے اور تمام محدثات اور بدعات کو ہم ایک فاش ضلالت اور جہنم تک پہنچانیوالی راہ یقین رکھتے ہیں مگر افسوس کہ ہماری قوم میں ایسے لوگ بہت ہیں جو بعض حقائق اور معارف قرآنیہ اور دقائق آثار نبویہ کو جو اپنے وقت پر بذریعہ کشف و الہام زیادہ تر صفائی سے کھلتے ہیں محدثات اور بدعات میں ہی داخل کر لیتے ہیں حالانکہ معارف مخفیہ قرآن و حدیث ہمیشہ اہل کشف پر کھلتے رہے ہیں۔ اور علماء وقت انکو قبول کرتے رہے ہیں۔ لیکن اس زمانہ کے اکثر علماء کی یہ عجیب عادت ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کا الہام ولایت جس کا کبھی سلسلہ منقطع نہیں اپنے وقت پر بعض مجمل مکاشفات نبویہ اور استعارات بستہ قرآنیہ کی کوئی تفسیر کرے تو بنظر انکار و استہزاء اُس کو دیکھتے ہیں۔ حالانکہ صحاح میں ہمیشہ یہ حدیث پڑھتے ہیں کہ قرآن شریف کے لئے ظہر و بطن دونوں ہیں اور اُس کے عجائبات قیامت تک ختم نہیں ہو سکتے اور ہمیشہ اپنے منہ سے اقرار کرتے ہیں کہ اکثر اکابر محدثین کشوف و الہامات اولیاء کو حدیث صحیح کے قائم مقام سمجھتے رہے ہیں " انتہی بلفظہ الشریف از ازالہ اوہام جلد اول صفحہ ۱۳۷ لغایتہ ۱۳۹ مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر ۱۳۰۸ھ

پھر ایک جگہ فرماتے ہیں ؎

زعشاق فرقان و پیغمبریم ❊ بدیں آمدیم و بدیں بگذریم

ہم قرآن مجید اور پیغمبر خدا کے عاشقوں میں سے ہیں یہی ہمارا مذہب ہے جس پر ہم پیدا ہوئے اور اسی پر ہمارا خاتمہ ہوگا

ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالم گذران سے کوچ کرینگے یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدائے تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔ اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شوشہ یا نقطہ اُس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے۔ اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کی تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو

تنظرون الی آیات اللہ او لعات عیونکم ما تنظرون ایھا الناس عندی شھادة من اللہ فھل انتم تومنون ایھا الناس عندی شھادات من اللہ فھل انتم تسلمون وان تعد وا شھادات ربی لا تحصوھا فاتقوا اللہ ایھا المستعجلون انکلما جاءکم رسول بما لا تھوی انفسکم ففریقا کذبتم وفریقاً تقتلون انا نصرنا من ربنا و لا تنصرون من اللہ ایھا الخائنون اتقتلونی بفتاوی القتل او دعاوی رفعتموھا الی الحکام ثم لا تستنفدون من کتب اللہ لأغلبن انا ورسلی ولن تعجزوا اللہ ایھا المحاربون واللہ انی صادق ولست من الذین یختلفون اتنکرونني وقد تمت علیکم الحجة الا تردون الی اللہ او انتم کمسیحکم خالدون الا تتدبرون سورة النور والتحریم والفاتحہ او تکرھون قراءتھا او علی انفسکم تحرمون

ترجمہ اے اہل ایمان دانندہ - آؤ - ایسی بات کی طرف جو ہم تم میں برابر ہے - یعنی ہم قرآن ہی کو حکم بنادیں اور وہی بات قبول کریں جو قول الرحمن کے مطابق ہو - پس یہی پختہ دین ہے قرآن مجید پر تمام ہدایات کا خاتمہ ہے - اس میں پختہ باتیں ہیں اور آئندہ وگذشتہ خبریں ہیں پس تم اسے چھوڑ کر کس پر ایمان لاوگے ؛ یقیناً جان لو کہ ہر قسم کی بھلائی قرآن میں ہے - اور بہت بڑی بات وہ ہے جو اس قرآن کے خلاف ہے - اور جو قران مجید کے ہدایات کے خلاف بیان ہے وہ ردّی ہے - اور اسے وہی قبول کرے تو کرے جو بد عہد اور نافرمان بارگاہ ایزدی ہے ؛

میں وہ موعود مسیح ہوں خدا کے حکم سے چلتا پھرتا اور اسی کے لئے تمہیں حق کیطرف پکارتا ہوں ؛ تمہیں ایام اللہ یاد کرتا ہوں - پس کیا تم نصیحت قبول کرنے کو طیار ہو - میں اپنے رب سے کھلے کھلے نشانات کے ساتھ آیا اور مجھے وہ کچھ پڑھایا گیا جو تمہیں نہیں پڑھایا گیا - اور میں نے وہ کچھ دیکھا جو تم کو نہیں دکھایا گیا - کیا تمہیں مجھے جھٹلاتے ہو اور تم میرے پاس آکر مجھ سے یہ نہیں پوچھتے کہ عیسیٰ مرچکا ہے اور اب تمہارے زندہ زندہ کہنے سے وہ زندہ نہیں ہو سکتا - دیکھو ہوش کرو قرآن مجید کی تکذیب پر دلیری نہ کرو -

اگر مسیح بجسد العنصری آسمان سے نازل ہونیوالا ہوتا جیسا کہ تمہارا خیال ہے تو پھر اس نے نصاریٰ کے گمراہ ہونے سے کیوں انکار کیا - اور کیوں اپنی لاعلمی کا اظہار کیا اور یہ نہ کہا کہ جو کچھ انھوں نے میرے بعد کیا میں خوب جانتا ہوں میں جب دوبارہ دنیا میں بھیجا گیا تو ان کی کرتوتوں کو دیکھ آیا - اس صورت میں حق تو یہ تھا کہ وہ مولیٰ کے حضور عرض کرتا اے میرے رب میں دنیا میں تیرے حکم سے بھیجا گیا - وہاں چالیس سال رہا - میں نے انھیں اپنی اور اپنی ماں کی پرستش کرتے پایا پس میں نے ان کی صلیبیں توڑدیں ان کی اصلاح کی ان میں سے بہتوں کو قتل کیا پھر وہ اللہ کے دین میں عاجزی سے داخل ہوگئے - اگر یوں نہیں کیا بلکہ لاعلمی کا اظہار کیا تو پھر اپنے مزعومہ عیسیٰ سے پوچھو کہ قیامت کے دن یہ خلاف واقعہ اظہار کیسا - اور یہ شہادة حقہ کا انجانوں کی طرح چھپانا کیا معنی رکھتا ہے -

میں خدا کی قسم کھاکر کہتا ہوں کہ میں خدا کیطرف سے ہوں - اگر تم میں کچھ تقویٰ ہے تو خدا کے نام پر جو حلف کی گئی ہے اس کی قدر کرو - مجھے خدا نے بڑے بڑے نشان دیئے اور قرآن نے میرے سوا اور راہیں بند کردی ہیں - پس تم کہاں بھاگے جاتے ہو؟

میں صدی کے سر پر آیا جیسا کہ تم سب کو معلوم ہے - اور رمضان میں غیر معمولی کسوف وخسوف ہوئے تاکہ میرے رب رحمٰن سے یہ دو نشان ہوں - پھر طاعون پڑی تاکہ لوگوں کو کچھ فکر پیدا ہو - تمہیں کیا ہو گیا کہ تم اللہ کی آیتوں پر غور نہیں کرتے یا جو کچھ تم دیکھ رہے ہو اسی تمہاری آنکھیں نکروہ جانتی ہیں

اے لوگو سنو! میرے پاس اللہ کیطرف سے شہادتیں ہیں - پس ہے کوئی تم میں سے جو ایمان لائے اے لوگو میرے پاس اللہ کی شہادتیں ہیں پس ہے کوئی تم میں سے جو ملنے -

اگر میرے رب کی گواہیاں جو میرے صدق پر ہیں گننے لگو تو گن نہ سکو - پس اے جلد باز شیوہ اتقا اختیار کرو - کیا جب کبھی تمہارے پاس تمہاری دلی خواہشوں کے خلاف کوئی رسول آیا تو تم لگے بعض کی تکذیب کرنے اور بعض سے مقابلہ کرنے ہمیں اپنے مولیٰ سے نصرت دی گئی ہے اور اے بھائیو سنو! تمہاری نصرت نہیں کیجاسکیگی ؛

کیا اپنے قتل کے فتادی سے مجھے قتل کرسکے! یا ان مقدموں میں کچھ کامیابی ہوئی جو تم نے عدالتوں میں حکام کے آگے پیش کئے کیا ان کا نتیجہ سوائے ندامت کے کچھ اور بھی تمہارے حق میں نکلا ؛

اللہ تعالیٰ نے لکھدیا ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب ہونگے - پس تم اسے مقابلہ کرنیوالو اللہ کو ہرگز عاجز نہ کرسکوگے ؛

اللہ کی قسم میں راستباز ہوں اور اُن لوگوں میں سے نہیں جو احکام الٰہی کی خلاف ورزی کرتے ہیں - کیا تم میرا انتظار کرتے ہو حالانکہ تم پر اتمام حجت ہوچکی - کیا تم نے خدا کے حضور نہیں جانا کیا تم بھی اپنے مزعوم مسیح کی طرح سدا زندہ رہنے والے ہو؟ کیا تم نے سورة نور (لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم) اور سورة تحریم (ضرب اللہ مثلا للذین آمنوا) اور سورة فاتحہ (صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین) پر کبھی تدبر کیا - یا ان سورتوں کا پڑھنا پسند نہیں - اور اپنے نفسوں پر حرام کرلیا؟

آپکی تعلیم کا خلاصہ

گو آپ کی تعلیم آپ کے مذہب سے پتہ لگ سکتی ہے تاہم ان شرائط سے یہ حقیقت کھل جاتی ہے جو ایک شخص کو احمدی بننے کے لئے پہلے اختیار کرنی پڑتی ہیں۔ تعلیم کا کچھ حصہ ندوہ بنرکے شائقین اس ضمیمہ میں پائینگے جو ندوہ میں تقسیم کرنے کے لئے گذشتہ سال کے یادگاری پرچہ کی صورت میں شامل کردیا گیا ہے۔

شرائط بیعت اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے اقرار اس بات کا کرے کہ آئندہ اُس وقت تک کہ قبر میں داخل ہوجائے شرک سے مجتنب رہیگا

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت اُن کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے

اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اُس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور عام مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے

پنجم ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دُکھ کے قبول کرنے کے لئے اُس کی راہ میں طیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اُس سے منہ نہیں پھیریگا۔ بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواؤ ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے فائدہ پہنچائیگا۔

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اُس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اُس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو *

خدا کے مسیح کا پیغام ندوہ والوں کے نام

حضرت مسیح موعود مغفور نے اہل ندوہ کو ایک پیغام پہنچایا تھا اس ندوہ نمبر کی خصوصیتوں کے لحاظ سے ضروری ہے کہ وہ پیغام پھر ان کو پہنچایا جاوے کیا عجب کوئی رشید اور سعید روح اس سے فائدہ اُٹھائے وہ پیغام علماء کرام کی پوزیشن کے لحاظ سے عربی زبان میں ہے میں اسے بالمقابل اردو ترجمہ دیکر شائع کرتا ہوں *

یہاں پر اس امر کو ظاہر کرتا ہوں کہ ہماری غرض محض حق کو پہنچانا ہے۔ (ایڈیٹر)

یا اھل دار الندوۃ تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم ان لا نحکم الا القرآن ولا نقبل الا ما وافق قول الرحمان وھذا ھو الدین القیم ایھا المتقاعسون وان القرآن کتاب ختم بہ الھدی وفیہ کتب قیمۃ وخبر ما یاتی وما مضی فبای حدیث بعدہ تؤمنون اعلموا ان الخیر کلہ فی القرآن وشرا لا حقا لمن خالفہ فاحذروا یا ایھا المتقون وکل ما خالف ھدی القرآن وقصصہ فاعلموا انہ سقط ولا یقبلہ الا الفاسقون وانی انا المسیح وبالحق امشی واسیر ولله اُنادی واصیح واذکرکم ایام الله فھل انتم تتذکرون وانی جئتکم ببینۃ من ربی وعُلّمتُ ما لم تعلموا وابصرت ما لا تبصرون اتکذبونني ولا تجیبونني ولا تسئلون ان عیسیٰ مات ولا نحیی باحیاءکم فلا تکذبوا القرآن ایھا المجترءون وان کان نازلا قبل یوم القیامۃ کما تزعمون فلم انکر لما سئل ان ضلت النصاری واعتذر بعدم العلم کما انتم تدرسون ولم یقل انی اعلم ما احدثوا بعدی بما رددت الی الدنیا ورأیت ما کانوا یعملون وکان الحق ان یقول رب انی رجعت الی الدنیا باذنک ولبثت فیھم الی اربعین سنۃ فوجدتھم یعبدوننی وامی وعلیہ یصرّون فکسرت صلبانھم واصلحت زمانھم وقتلت کثیرا منھم ندخلوا فی دین الله وھم یضرعون فاسئلوا عیسیٰ کم لم یکذب یوم القیامۃ ویخفی شھادتہ وکانت عندہ کانہ من الذین لا یعلمون وانی اقسم بالله انی منہ نحطموا حلف الله انکنتم تتقون وانی اعطیت کثیرا من الآیات وسمی القرآن طریقا آخر من دونی فاین تفرون وقد جئت علی رأس المائۃ کما انتم تعلمون وخسف القمر والشمس فی رمضان لیکونا آیتین لی من ربی الرحمان ثم انزل الطاعون لعل الناس یتفکرون فما لکم لا

ہے جو اپنے عدل و انصاف اور امن و برکات کیلئے لانظیر سلطنت ہے۔ ممکن ہے میرے یہ الفاظ آپکو پسند نہ آئیں۔ مگر رشید آفندی! میں سچ کہتا ہوں کہ دولت برطانیہ کے تحت میں جو امن مسلمانوں نے پایا ہے وہ کسی اسلامی سلطنت میں بھی میسر نہیں وسی سلطنت کے امن بخش قوانین کا نتیجہ ہے جو اسلام ایک حد تک یہاں محفوظ ہے۔ ورنہ دیگر اہل مذاہب جسطرح اسلام کو کچلنا چاہتے ہیں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ ہندوستان میں عیسائیوں کے ماسوا۔ برہمو۔ آریہ دیو سماجی۔ سکھ۔ جینی۔ بدھ اور بیسیوں دوسرے مذاہب اسلام پر حملہ آور ہو رہے ہیں۔ بلکہ خود اسلام میں ایسے مذاہب ہیں جو بعض کلمہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول۔ اور بعض صلوٰۃ زکوٰۃ حج۔ روزہ کے بھی منکر ہیں اور کہلاتے ہیں مسلمان۔ ایسی حالتیں میں اسلام کی حفاظت محض اللّٰہ تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے۔

پیارے رشید! اگر آپ ہندوستان کے چند شہروں میں پھر کر اور مسلمانوں کی چند مجلسوں یا انجمنوں میں جاکر شہرت یا انفرمیشن حاصل کرکے واپس چلے گئے تو میں سمجھتا ہوں آپ کا یہ سفر ایک معمولی سفر ہوگا۔ اسلئے میں آپکو توجہ دلاتا ہوں کہ اس سفر میں آپ اس علاج کی تلاش کریں جو مریض قوم کی زندگی اور احیا کا ناقابل خطا نسخہ ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپنے ہندوستان کے اس عظیم الشان انسان کا دعویٰ ضرور سنا ہے جو مسیح موعود اور مہدی مسعود کے نام سے آیا۔ اگر آپ ہندوستان میں آکر اس سلسلہ کے حالات سے بیخبر اور ناواقف گئے تو یہ یقین رکھیں کہ آپنے اپنے وقت اور روپیہ کو گویا ضائع کر دیا۔ اس وقت دنیا کے مسلمان پکار اٹھے ہیں کہ حضرت مسیح کے نزول اور امام مہدی کی بعثت کا یہ وقت ہے لیکن ایک آواز قادیان سے اٹھتی ہے کہ وہ آنیوالا آگیا۔ چاہو تو قبول کرو۔ وہ نشانات جو اس کی آمد و بعثت کے لئے سرور کائنات نے مقرر کئے تھے پورے ہو چکے اور خود اُس کے ہاتھ پر ہزاروں نشانات ظاہر ہوئے لاکھوں انسانوں نے اسکو قبول کیا اور ایک نئی زندگی پائی

وہ اپنا کام کرکے دنیا سے کوچ کر چکا جسطرح تمام خدا کے مامور و مرسل وفات پاجاتے ہیں اور اب اسکا سچا جانشین خلیفہ بافضل نور الدین نام منہاج خلافت پر قوم کا امام اور رہنما ہے۔ نور الدین کا نام تیرے کانوں کیلئے ناآشنا اور نیا نہوگا اس کا علم و فضل اس کی قرآن دانی اس کا ایثار نفس ہندوستان میں مسلم ہے۔ تو اس کے پاس آ۔ اور فیض حاصل کر رشید آفندی! تو مصر کی سرزمین سے آتا ہے یہ وہ زمین ہے جو ایک مامور صادق مصدوق کی تکذیب کا نشان دیکھ چکی ہے اور اب تک بھی مصر کا عجائب خانہ تیرے سامنے وہ ہیبتناک نظارہ پیش کرتا ہے جبکہ فرعون نے مرد خدا موسیٰ کا انکار اور تعاقب کیا اور بالآخر عذاب موعودہ کا مزا چکھا۔ اس میں شک نہیں کہ یہ سرزمین اپنے اندر ایک سختی اور شدت رکھتی ہے۔ مگر رشید! تیرا نام مجھے حوصلہ دلاتا ہے کہ تو رشد اور سعادت سے کام لیگا اور اپنے نام کی لاج رکھیگا۔ میں اس مختصر سے خط میں تفصیل بیان نہیں کرسکتا یہ خط صرف ایک دعوت ہے تجھے قادیان آنے کے لئے۔ آ اور شوق و ارادت سے آ ہاں خدا کے لئے قدم اٹھا کیونکہ خدا تعالیٰ محسنوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔ میں اس عریضہ کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ اللّٰہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ آپ رشد و سعادت کے ساتھ اس سلسلہ کا مطالعہ کریں اور نیکی اور بھلائی کے فرشتہ آپکے ساتھ ہوں۔

عریضة الوداد الی حضرت الاجل الاکرم السید حضرت سیدی سید محمد رشید رضا افندی

مدیر المنار الاغر المحترم

ایها الاخ الصالح المصلح الکبیر اسرك الله ورعاك وحفظك وحماك انی قد اسرنی مجیئك الی اطرافنا وشکرت الله تعالی علی انك دخلت بلدنا فنسأل الله تعالی ان یجعل سفرك هذا خیراً وبرکة لك ولاهل وطنك آمین ثم یاسیدی انی اطلب من حضرتکم العفو فلا تؤاخذونی بخطابی لکم وما جرأنی علی ذلك الا شرفك وجلالة قدرك وکمال علمك وکرم اصلك وایضا انك وصیفنا من اهل زماننا والآزید من ذلك رابطة دین الاسلام لان رابطة الدین اقوی اساس تشاد علیه دعائم الروابط الاجتماعیة بین افراد النوع الانسانی مهما تباینت مشاربهم واختلفت اغراضهم وتفاوتت اهواؤهم وتعددت لغاتهم فرابطة الدین اقوی مؤثر فی النفوس لانها احرزت الشرفین وهما الاتصال بمبدع الکائنات ودوامها الی آخر العمر فیاسیدی انکم وصلتم الی الهند لاجل ان تلاحظوا ساکنیه من المسلمین وتنظروا الی حالاتهم واخلاقهم وعاداتهم ورطبا لغتهم واجتماعهم التمدنی وتنزلهم البشری وغیر ذلك مما لا یخفی علیك وهذه المصائب لیست مختصة بمسلمی الهند بل عامة المسلمین لانما مثلنا هذه الایام فی ایام غربة الاسلام کمثل خابط فی واد فی اللیلة المظلمة او صار فی اللظی المضرمة لان الضلال قد غلبت وغمامات الکافرین عمت واحاطت واثار التقوی والصلاح قد عفت فیالها من مصائب علینا لو صبت علی الجبال لدکتها وکسرتها فلذلك قاموا زعماء قومنا وتفکروا فی علاج امراضنا ولکن الامراض تتزاید فما انفعنا دوائهم لانه مجموع من امراض خیالاتهم وسطوح اذهانهم فبقینا فی غمة من امرنا وتصرفت اعداء دیننا فینا کما یتصرف الوصی الخائن الفاجر فی کفالة المعتوه القاصر عن درجة الرشد ولا هم لذلك الوصی الا ابقاء الحجر علی ذلك الصبی لیتمتع بماله وما ورثه من ابیه وجده وذلك لان الله ازاغ قلوب علمائنا الذین زاغوا عن الله تعالی فلما زاغوا ازاغ الله قلوبهم الا من رحمه الله تعالی و[illegible] نتقلوا الی الاهواء واستکانوا فی الاراء ووهنوا وکسلوا وذرت ریح الجهل تراجم وسلبت قواهم کلها فصاروا کالمیتین وکذلك بعض حدث المدارس متأیدون انفسهم بتأثیر فلسفة الدجال ا[illegible] من سلفنا الصالح الذین دوخوا الممالك وافتتحوا البلاد ومصروا الامصار ومدوا ظلال العمران وسهلوا المسالك ودونوا العلوم

پھر حضور مغفور فرماتے ہیں :-

جو میں سناتا ہوں یہ قطعی اور یقینی طور پر خدا کا کلام ہے جیساکہ قرآن اور توریت خدا کا کلام ہے - اور میں خدا کا ظلی اور بروزی طور پر نبی ہوں - اور ہر ایک مسلمان کو دینی امور میں میری اطاعت واجب ہے اور مسیح موعود ماننا واجب ہے - × × × میں صرف یہ نہیں کہتا کہ اگر میں جھوٹا ہوتا تو ہلاک کیا جاتا بلکہ میں یہ بھی کہتا ہوں - موسیٰ اور عیسیٰ اور داؤد اور آنحضرت صلعم کی طرح میں سچا ہوں - اور میری تصدیق کے لئے خدا نے دس ہزار سے بھی زیادہ نشان دکھلائے × × × × یہ جو میں نے کہا کہ میری دس ہزار نشان ہیں یہ بطور کفایت لکھا گیا ورنہ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ایک اگر سفید کتاب ہزار جز کی بھی ہو اور اس میں اپنے دلائل صدق لکھنا چاہوں تو میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ کتاب ختم ہو جائیگی اور وہ دلائل ختم نہیں ہونگے ؛

پھر ارشاد ہوتا ہے :-

اگر میں صاحب معجزہ نہیں تو جھوٹا ہوں - اگر قرآن سے ابن مریم کی وفات ثابت نہیں تو میں جھوٹا ہوں - اگر حدیث معراج میں ابن مریم کو مردہ روحوں میں نہیں دیکھا تو میں جھوٹا ہوں - اگر قرآن نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں پھر اخیر پر رقمطراز ہیں - پھر میرے معجزات اور دیگر دلائل نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کے طلب ثبوت کے لئے بعض منتخب علماء ندوہ قادیان آویں اور مجھ سے (اب آپ کا خلیفہ موجود ہے) معجزات اور دلائل یعنی نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کا ثبوت لیں پھر اگر سنت انبیاء علیہم السلام کے مطابق میں نے پورا ثبوت نہ دیا تو میں راضی ہوں میری کتابیں جلائی جائیں لیکن اسقدر محنت اٹھانا بڑے باخدا کا کام ہے - پس ہے کوئی باخدا جو اس تحقیق کے لئے قدم اٹھائے - اور اخیر میں اس وعید سے بچائے جو خدا کے نبی کا انکار کرنیوالوں کے لئے کلام اللہ میں موجود ہے ؛

سیّد رشید رضا ایڈیٹر المنار کے نام ایک خط

میرے معزز ہمعصر! میں آپ کو صدق دل سے آمد ہندوستان پر خوش آمدید کہتا ہوں - اہلاً وسہلاً و مرحبًا - اور دعا کرتا ہوں کہ آپکا یہ سفر آپ کے لئے اور اہل مصر کے لئے بہت سی بھلائیوں اور نیکیوں کا باعث ہو - آمین

اس کے بعد آپ سے معافی چاہتا ہوں کہ باوجویکہ مجھے آپ سے ذاتی نیاز حاصل نہیں مگر میں آپ کو اس خط کے ذریعہ مخاطب کرنے کی جرأت کرتا ہوں اور سچ تو یہ ہے کہ اس خطاب کے لئے مجھے کسی سابقہ تعارف اور مراسم کی ضرورت بھی نہیں - میرے لئے اس سے بڑھکر اور کیا معرفی کا ذریعہ ہو سکتا ہے کہ آپ میرے ہمعصر ہیں - مگر میں اس سے بھی بڑھکر ایک اور رشتہ ہے جس میں میں اور آپ پروئے گئے ہیں اور وہ **اسلام** ہے - حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے **کل مومن اخوۃ** کے ارشاد کے نیچے تمام مسلمانوں کو جمع کر دیا ہے اور عالمگیر اخوۃ اور برادری کی بنیاد قائم کر دی ہے - مگر افسوس ہم پر کہ ہم نے اس اخوت کو **برادران یوسف** کے رنگ میں تبدیل کر دیا

آپ ہندوستان آئے ہیں تاکہ ہندوستان کے مسلمانوں کی حالت کا معائنہ کریں ان کی معاشرت - ان کے تمدن - ان کی علمی اور عملی حالت پر غور کریں مگر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ **مسلمانان ہند** کی حالت کا اندازہ ہندوستان میں چندروزہ قیام سے آپ نہیں کر سکینگے - مسلمان ہند کیا مسلمانان عالم آج جس مصیبت اور بلا میں گرفتار ہیں وہ آپ جیسے باخبر اخبار نویس سے مخفی نہیں رہنی چاہیئے مسلمانان عالم ایک عالمگیر مصیبت میں مبتلا ہیں اور تمام اسلامی

دنیا میں باخبر اور اہل علم لوگ قوم کی اس درماندہ حالت پر آنسو بہا رہے ہیں اور مریض قوم کے علاج و دوا کے لئے سعی فرما رہے ہیں - ایسی کوششیں جہاں کہیں بھی ہوں نہایت مبارک اور قابل قدر ہیں - مگر پیارے رشید! کیا ان آفات اور بلیات کا علاج محض زمینی نسخوں اور دماغی تدبیروں اور مادی منصوبوں سے ہو سکتا ہے یہی ایک سوال ہے جو اس وقت مدبران قوم اور لیڈران ملک کی توجہ چاہتا ہے - اور اسی پر توجہ دلانا جو لوگ قوم کی عنان اپنے ہاتھ میں لیکر اس کی رہنمائی کا دعویٰ کرتے ہیں وہ تین قسم کے لوگ ہیں - اول مشائخ دوم علماء سوم نئی روشنی کے نوجوان مشائخ اگر قوم کا دل ہیں تو علما دماغ اور نو تعلیم یافتہ اور اہل دول اس کا جسم - مگر کیا یہ امر آپ سے مخفی ہے کہ ان تینوں میں ایک فساد برپا ہے - مشائخ نے علی العموم (الا ماشاء اللہ) سنت نبوی اور شریعت اسلامیہ کو چھوڑ کر ایک نئی شریعت - نئے وظائف نئے اوراد پیدا کر لئے ہیں اور ان کی بجا آوری ہی فرائض اور واجبات تک کو ترک کرنے کے لئے تیار ہیں - علماء باہم جوش نفس سے ایک دوسرے کی اکفار و تفسیق میں مبتلا ہیں اور نئی تعلیم اور روشنی کے لوگ تو اپنی زندگی کے ضابطہ اور قانون کیلئے مدبران یورپ کو امام سمجھ بیٹھے ہیں - بجائیکہ انہیں سکھایا گیا تھا **لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ** اس طرح پر قوم کا سارا وجود بگڑ چکا ہے -

اسلام پر جسقدر حملے اس زمانہ میں دوسرے مذاہب کی طرف سے ہو رہے ہیں اس کی نظیر گذشتہ تیرہ صدیوں میں نہیں ملتی - مصر میں شاید زیادہ سے زیادہ آپ کو عیسائیوں سے واسطہ پڑتا ہو مگر ہندوستان میں جو دنیا بھر کے ممالک سے زیادہ مذاہب اپنے اندر رکھتا ہے اس میں اسلام کی وہی حالت ہے جو بتیس دانتوں میں زبان کی ہوتی ہے اور ہم خدا کا شکر کرتے ہیں کہ اس نے محض اپنے فضل سے ہمیں **دولت برطانیہ** کے سایہ عاطفت میں رکھا

وبنوا لنا ذالك المجد الذی ساعد نا اعدائنا علی هدمه وانطماس أثره فقذه المصائب التی احتوشتنا من التنازع والتفرق فی الکلمة والرای ونسینا قوله تعالی ولا تنازعوا فتفشلوا وتذهب ریحکم واصبروا ان الله مع الصابرین لجهلنا وخربنا بیوتنا بایدینا وایدی اعدائنا ولا ندری ماذا نفعل فیا سیدی خیر الکلام ما قل ودل وانی ادعوك دعوة مشفق بان تشرفنی بلدنا قادیان وادرك فرصة لاتضاع الان وسر الینا سیر المجد لبعد انقضا شغلك الذی قصدته ولیس بخاف علی حضرتکم ان زماننا هذا زمان المسیح المحمدی الذی اصطفاه الله لتجدید دینه واظهار عظمة نبیه ولنشر یا اسمینه صلی الله علیه وسلم فامره لدعوة الحق الی دین الاسلام وملة خیر الانام ورزقه من الالهامات والمکالمات والمخاطبات والمکاشفات رزقا حسنا ونحن علی ذالك من الشاهدین وجعله الله تعالی من المحدثین واظهر علی یده الکرامات وجعله مصداقا لانباء سیدنا ومولانا خاتم النبیین فبعد ذالك جاء الیه الناس من کل فج وبایعوه علی ان یخدموا الاسلام والمسلمین فیا سیدی اقبل الینا ولا تاخذك فی الله لومة لائم لانك قد سمعت سابقا وعلمت ان امامنا قدس الله سره جاء بالدلائل والبراهین کنصرة الله له بزیادة جماعته وبعثته فی وقت المجددین وعند موسم ظهور الصادقین وایضا صدقه الله تعالی بایة الکسوف والخسوف فی شهر رمضان وظهور ذی السنین وتعطیله الدجال وحمار الارض وحمارة الاقمر وغیر ذالك من الایات حتی توفاه الله ورفعه الیه فیا سیدی اقبل الینا ولا تخف لان الله عصمنا بدولته البریطانیة من حلول الاحوال وطمس بها آثار الظلم وانزل علینا من آلالاء والاموال المهم فاجزهذه الدولة المبارکة خیر جزائك وانصرها علی اعدائها واعلها ائك وادخلها من کل شر فی دارك واهدها الی دینك دین الاسلام ونجها من الف الشرك واتخاذ العبد العاجز الها اللهم ربنا نج اهل هذه الدولة من الالام واحسن الیهم کما احسنوا الینا انزل علیهم مائدة من برکاتك امین ۔ وکیف لا نشکرها وندعو لها ونحن تحت حمایتها محفوظون باظهار دیننا الحق ولا یضرنا احد من اهل هذه المذاهب المجوعة فی الهند فیا سیدی اغتنم الفرصة وتعال عندنا واسمع نبذة من کلمات خلیفة المسیح نور الدین لتنفعك فی العاجل والاجل ویریك الله حالا لا ینکشف عن ید غیره من اهل هذه البلدان ولا من تالیفات محدودة البیان وان شاء الله تعالی تعرف المسیح المحمدی لعین الیقین فیا ایها الشریف الصالح اعمل علی وفق اسمك بالرشد یا رشید ولا تنتظر الی الکفار العلماء وتکذیبهم وقد رایت عاقبة المکذبین فی بلدك المحروسة مصر فتفکر فی هذا المکتوب المختصر والسلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

(ایڈیٹر الحکم)

مہدی آخر الزمان اور نادانوں کا وہم و گمان

آجکل اخباروں میں مہدی مسعود کے متعلق عجیب بے سر اور وہمی و خیالی امیدوں کی بنا پر خام آرزوئیں پکائی ہیں سکوئی شاہ نعمت اللہ ولی کے نام اور کوئی سنوسی کے کلام سے اور کوئی حکیم امروہی کے اونام سے اناپ شناپ پیشین گوئیاں بتقرر سال ظہور مہدی نکال نکال کر رہا ہے۔ جن کو سُن سُن کر سلمانِ نام کے مسلمانوں کے مُنہ میں پانی بھر آتا ہے۔ کہ بس اب حضرت امام مہدی آنے والے ہیں۔ جو آتے ہی ایک طرف تو اٹلی کی خبر لیں گے دوسری جانب ایران پر کمک پہنچائیں گے اور تمام دُنیا میں اسلامی حکومت کو پھیلائیں گے۔ اور بیقرار منتظرین میں سے کسی کو تو سپہ سالار اور کسی کو فوجدار اور کسی کو علم بردار اور جاگیر دار بنائیں گے۔ مگر یہ اعلیٰ عہدے صرف علماء اور مشائخ ہی حصہ میں آئیں گے۔ بشرطیکہ مقلد و غیر مقلد سُنی۔ وہابی و بدعتی۔ خارجی و نیچری وغیرہ فرقوں کے لوگ مخالف کے علماء و صوفیا کے متعلق ناراضی کے ووٹ نہ دیں اور نیز ایک فریق کے علماء دوسرے فریق کے علماء کو بخوشی مواہیر علی خود مسلمان تسلیم کرلیں۔ اور ان سب باتوں خود مہدی علیہ السلام کو بھی قبل ادعاء امامت شیعہ مفتیان کی عدالت سے اپنی خلافت کا سرٹیفکیٹ بار حاصل کرنی پڑیگی۔ تب ہی تو وہ امام اور خلیفہ بن سکیں مگر اس مشکل کا کونسا حل مہدی منتظر کے پاس ہے کہ دونوں مہدیوں میں سے جو مدینہ میں پیدا ہونے والے یا غار سر من راے میں سے خروج کرنے والے ہوں۔ مہدی کو علماء حال سند خلافت عطا فرما کر امام بنا کیا ایسا نہ ہوگا۔ کہ جب مفتیان دیوبند کے حضور میں خلافت حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوں۔ اور وہ یہ آپ سے کہ بیٹھیں کہ حضرت آپ امام ابوحنیفہ رحمۃ

ے مقلد بھی ہیں یا نہیں؟ کیونکہ ہماری کتابوں میں لکھا ہوا ہے
ر مہدی علیہ السلام امام اعظم کی تقلید کریں گے پس اگر انہوں
نے اپنا مقلد ہونا مان لیا تو ممکن ہے دیوبند سے سند مہدویت
ل جاوے۔ بعد ازاں اُن کو صوفیا وغیرہ پیر پرست وگور پرست
ماے کے دربار میں جب شرف باریابی حاصل ہوگا۔ تو یہ مقدس
روہ ان سے سوال کریگا کہ جناب والا استعانت قبور وعرس
یلاد وگیارہویں وتیجہ و دسواں وقوالی وغیرہ شعار اسلام
کے بھی آپ پابند ہیں یا نہیں؟ لاریب ان کے سامنے یا تو
ضور ممدوح ان سب خرافات کا اقرار کریں گے یا انکار بصورت
ار یہاں سے بھی امید کامیابی ہوسکتی ہے۔ کہ سند امامت مل
ائے۔ بشرطیکہ وہ کسی سلسلہ نقشبندیہ یا سہروردیہ وغیرہ
ں بیعت بھی کرلیں۔ اور بصورت انکار سرٹیفکیٹ کا ملنا
ممکن۔ آگے چلئے۔ جبکہ وہ وارث الانبیاء اہلحدیث علماء
کے دار الحدیث میں جائیں گے۔ تو وہاں آپ کو بڑی دقتیں
ش آئیں گی پہلے تو وہ یہ سوال کریں گے۔ کہ اب تک
پ نے کہاں کہاں سے سند خلافت حاصل کی ہے؟ اس
ت اعلیٰ حضرت دیوبند کا خلافت نامہ اور اجمیر یا پیران کلیر
کپٹن یا گولڑہ وغیرہ کے سجادہ نشینان وبدعتی علماء
ے سرگروہ احمد رضا خان کا عطیہ سرٹیفکیٹ پیش کرکے دکھاوت
یں گے کہ آپ حضرات بھی مجھے امام بنا ڈالئے۔ کیا ان
فیکٹوں کو ملاحظہ فرما کر جن میں مہدی علیہ السلام کا
ر تقلید امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ تمام بدعات
جہ کا عامل ہونا بھی درج ہوگا۔ یہ اصلی وارث انبیا سند
نت وامامت دیدیں گے؟ حاشا ثم کلا حاشا۔ وہ تو آپکو
ا امام بناویں گے کہ مہدی بھی یاد رکھیں۔ مُشرک۔
ا سود رحی۔ ناقابل تعظیم اسلام سے خارج خلافت تو کجا
ت مسجد بھی ناقابل وغیرہ وغیرہ ٹائیٹل دیکر بیرنگ واپس
ہ گے۔ یا حکم صادر ہوگا کہ توبہ کرو اور کسی مستند عالم
یث کی سند حدیث دکھاؤ۔ تب تم کو ممکن ہے۔ کہ
دلی سی سند مل جائے۔ ورنہ مدرسہ آرہ یا وزیر آباد
میں حدیث پڑھکر آؤ۔ تب سند پاؤ۔ الغرض اس طرح
تک تو مہدی علیہ السلام لینے لئے تو سنیوں سے
مامت کے جھگڑے میں رہیں گے۔ ان سے فارغ

ہوکر اگر نیچر گڈھ المعروف بہ علی گڈھ کی طرف رُخ کیا تو وہاں سے
آپ کو تاوقتیکہ کوئی اعلیٰ ولائیتی ڈگری نہ مل چکی ہو۔ اور بہشت
ودوزخ وملائکہ وصوم وصلوٰۃ و وحی ومعجزات وغیرہ
کے بارے میں تہذیب الاخلاق ورسالہ استجابت دعا وتفسیر
سرسید مرحوم کی فلاسفی کے پورے مصدق وقائل نہ بنیں
اور مسلم یونیورسٹی میں کوئی معتدبہ رقم نہ داخل کریں۔ اور
کوئی نیا تجربہ سائنس کا نہ دکھلائیں۔ اور کالج میں کوئی
مہدی ہال نہ بنوائیں۔ کسی خلافت لافت کی سند مل
سکیگی۔ البتہ نیچریت میں اعلیٰ نمبر پانے سے لیڈر سا
کے خطاب سے فیضیاب ہوسکتے ہیں۔ اور
یہی ان کے لئے بڑی خوش قسمتی سمجھو۔ اب ہم چکڑالوی
وغیرہ کی طرف سے جو سند ملنے کی امید ہوسکتی ہے۔ اس
کو چھوڑ کر سیدھا ایران یا لکھنؤ کے مجتہدین عظام
کی بارگاہ میں مہدی مسعود کو جاتے ہوئے پاتے ہیں
جہاں کا نقشہ کھینچنا ہماری طاقت سے باہر ہے۔ مختصر
یہ کہ سب سے پہلے جب تک حضرت موصوف اصحاب کبار سے
تبرا اور تعزیہ اور مجالس عزا سے تولا اور فرقہ سنیہ
پر حوصلہ اقرار لعنت وملامت اور بزرگان اسلام پر سب
وشتم اور اہل بیت پہ اقرار وردو ظلم وستم نہ کرلیں وہاں
ٹھہرنا بھی محال ہوگا۔ سند مہدویت یا خلافت ملنا ع

ایں خیال است ومحال ست وجنوں

مختصر یہ کہ مہدی آئیں شوق سے آئیں چشم ما روشن
دل ما شاد۔ مگر خدا کے لئے ملہم ومجدد وماور من اللہ
ومنصور من حکم وعدل خلیفۃ اللہ بن کر نہ آئیں۔
نہ فرقہ ہا مسلمانان میں مذہبی یا شرعی اصلاح ودرستی یا کسی
مسئلہ کی تصدیق یا تکذیب شیعہ وسُنیوں میں حنفی وشافعی
میں۔ مقلد غیر مقلد میں۔ وہابی بدعتی میں۔ نقشبندیہ یا چشتیہ
وغیرہ میں فرمائیں۔ صرف کمانڈر انچیف ہوکر آئیں۔ دُنیا بھر
کی حکومت مسلمانوں کو دلوا جائیں۔ ایران کو روس سے
طرابلس وغیرہ کو اٹلی سے چھڑوا جائیں۔ مولویوں ملانوں
صوفیوں سجادہ نشینوں کے گھر مال غنیمت سے
بھر جائیں۔ مسلمان مالامال ہوجائیں۔ تاکہ پھر کسی کو
نوکری کرنی پڑے۔ نہ مزدوری وتجارت۔ اور سب

اپنے مزے چین سے صدیوں کی خام آرزوؤں کو پختہ
کرلیں۔ غرضیکہ ایسی شان سے اگر آنا ہو۔ تو ۱۳۳۰ھ
سال رواں کے خاتمہ سے بھی پہلے آجاویں۔ زیادہ انتظار
نہ دکھاویں۔ کیا دلچسپ ناول ہے۔ جس کے ہر باب میں
بجز عیش وعشرت کی پُرلطف خیالی داستان کے اور
کچھ بھی نہیں مگر سوال تو یہ ہے کہ آیا یہ خواب وخیال ہے
یا امر شدنی؟ اس کا دو حرفہ صحیح جواب سُننا چاہو تو یہ
ہے۔ ع

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سُنا افسانہ تھا

اُس اسلام میں جو تیس سپاروں کے اندر بین الدفتین
ہے جس کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم فداہ وروحی
وجسمی نے خدا کے بندوں کو پہنچایا۔ سُنایا۔ بتایا سکھایا
اس افسانہ کی شکسپیر کے ناول سے زیادہ وقعت نہیں۔
خودغرض مسلمانوں اور لالچی وطامع انسانوں نے اس بعید
از علم وعقل ونقل روایات کو تراشا اور نسلاً بعد نسلاً
یہ دل خوش کن داستان میٹھی اور پیاری۔ کانوں کو بھاتی
اور دل کو لبھاتی ہوئی معلوم ہوئی۔ تو جہاں اور موضوعات
نے گھر بنالیا تھا۔ وہاں ہی اس خواب وخیال نے جگہ
پالی۔ اور رفتہ رفتہ ع

ہر کہ آمد بر آں مزید نمود

کے مطابق حاشیے چڑھتے چڑھتے خاصی بوستان
خیال بن گئی۔ یاد رکھو یہ تمام باتیں جھوٹ محض ہیں۔ اسلام
میں کوئی ایسا مہدی آنیوالا نہیں۔ یہ صرف دل کی بھڑاس
ہے اور کچھ نہیں۔ آئندہ نمبر میں ہم مہدی کے متعلق
جو روایات ہیں۔ ان پر بحث کریں گے۔ انشاء اللہ۔

اطلاع

میں ایک دینی سفر پر خدا کے فضل سے جاتا ہوں
اگرچہ میں نے انتظام کردیا ہے کہ اخبار آئندہ وقت
پر شائع ہو۔ اس کیلئے ضرورت ہے کہ احباب
اخبار کی قیمت اور بقایا کے وی پی بھیجے گئے
ہیں وصول کریں

(ایڈیٹر)

قرآن کریم کی تلاوت انسان کی سعادت ہے

یہ بالکل سچ ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت انسان کی سعادت ہے۔ اور ہر مسلمان ضروری سمجھتا ہے کہ قرآن کی تلاوت کرے۔ مگر اس میں بھی کلام نہیں کہ تلاوت کی اصلی غرض عمل ہے۔

اور اعتقادی قوتوں کا نشوونما اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک انسان قرآن مجید کے مطالب اور معنوں سے آگاہی حاصل نہ کرے اور یہ آگاہی قرآن مجید کے ترجمہ اور تفسیر سے ہوتی ہے

اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ترجمۃ القرآن کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے اور اس میں بامحاورہ ترجمہ کے علاوہ حاشیہ میں تفسیری نوٹ دئے گئے ہیں اور ان ترجمہ اور نوٹوں کی خصوصیت یہ ہے کہ قرآنمجید کی حقانیت اور عظمت اور اعجازی قوت کو ظاہر کیا جاوے

یہ ترجمہ و تفسیری نوٹ زمانہ کی موجودہ ضرورت اور مخالفین اسلام کے موجودہ اعتراضات کو مد نظر رکھ کر لکھے گئے ہیں ✦ ✦

عاشق قرآن کریم حضرت مولانا مولوی حافظ نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح (مدظلہ العالی) کے درس سے لئے ہوئے نوٹوں اور آپ کی تحریروں اور ملفوظات اور حضرت مسیح موعود مغفور کی تحریروں ملفوظات اور دیگر بزرگان ملت کے ملفوظات سے جمع کئے گئے ہیں۔ ان کو کیا آپ نے اب تک نہیں پڑھا۔ اگر نہیں تو ضرور پڑھیں اسمیں نور۔ ہدایت اور شفا ہے۔

ہدیہ فی پارہ ایک روپیہ (عہ)

نوٹ آٹھ پارے تیار ہیں۔ آٹھوں کے اکٹھے خریدار سے مبلغ آٹھ روپے لئے جاوینگے معہ محصولڈاک دفتر الحکم قادیان دارالامان سے طلب کرو ✤

جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے

حروب صلیبی کے تذکروں میں متعصب مورخوں نے دروغ بافیوں کی حد کر دی بارے انگلستان کی ایک روشن خیال جماعت نے واقعات کے چہرہ سے پردہ اٹھانے کے لئے ایک منصفانہ کتاب لکھ کر مسلمانوں پر احسان کیا جس کا ترجمہ ماہ بماہ

الناظر

میں شائع ہوتا ہے جو صرف ع۲ سالانہ میں اعلیٰ درجہ کے علمی تاریخی۔ فلسفی تمدنی۔ اخلاقی اور ادبی مضامین نظم و نثر کے

۸۰ اسی صفحہ

بالتزام ہر انگریزی مہینے کی پہلی تاریخ کو ہدیہ ناظرین کرتا ہے۔

نمونہ کا پرچہ ہر کے ٹکٹ آنے پر روانہ کیا جاتا ہے۔

(منیجر رسالہ الناظر لکھنو)

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جلاب کی گولیاں

رات کو دو گولی کھا کر سو جاؤ صبح کو دست صاف ہوگا پیٹ کی گرانی و درد کچھ نہیں ہوگا حسب معمول نہانے اور کھانے پینے میں کچھ رکاوٹ نہیں ہوگی ۱۶ برس سے ڈاکٹر برمن صاحب اپنے مریضوں کو دیتے آئے ہیں یہ گولیاں کل میں بنتی ہیں مقدار اور وزن میں گولیاں برابر ہیں۔ ہر عیالدار کو ایک ڈبیہ رکھنی چاہئے ۱۶ گولیوں کی ڈبیہ قیمت ۵ر ایک سے ۷ ڈبیہ تک محصولڈاک ۵ر

درد سر اور ریاحی درد کی دوا

ریاحی درد لحظہ میں بیٹھ جاتا ہے یہ دوا لحظہ میں اسکو پانی کر دیتا ہے اور ریاح جس میں چوٹ پڑ کر رگوں میں لہر کی سی چوکیں چھوٹتی ہے ہو اس دوا سے فوراً آرام ہو جاتا ہے اس لئے دوا ہر خاص و عام کو اپنے پاس رکھنا لازم ہے قیمت ۸ر فی ڈبیہ و محصولڈاک ایک سے ۷ ڈبیہ تک ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

بچوں کی تندرستی

والدین کے لئے ہمیشہ فکر سے لگاتار خاطر موجب ہوتا ہے بچہ اگر سست اور بھوک تھک گئی ہو تو اس کو فوراً

اسکاٹس ایملشن



دینا چاہئے اس کے دودھ میں چند قطرے ملا کر دینے سے بچہ میں بڑا فرق ہو جاتا ہے۔ جو تندرستی کی علامت ہے ہاتھ سے چھوا نہیں جاتا استعمال کے چند روز بعد نتیجہ معلوم ہو جاتا ہے

سکاٹ اینڈ بوؤن لمیٹڈ مینوفیکچرنگ کیمسٹس لنڈن